قہرِ زمیں

(۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کا قیامت خیز زلزلہ)

راغب مرادآبادی

۸/اکتوبر کے قیامت خیز زلزلے پر اوّلین تصنیف

اس کی فروخت سے جو رقم حاصل ہوگی وہ صدرِ پاکستان کے قائم کردہ زلزلہ فنڈ میں دیدی جائے گی۔

قہرِ زمیں

راغب مرادآبادی

جملہ حقوق بنام سید حسین احمد (دامادِ مصنف)

کتاب کا نام : قہرِ زمیں
موضوع : ۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلے پر راغب مرادآبادی
کی منظومات اور رباعیات (نظمیں ۹، رباعیات ۴۰۷)
مصنف کا نام : راغبؔ مرادآبادی (ٹیلی فون نمبر 6377332)
ترتیب وتدوین : ڈاکٹر رضی الدین خان
پروف ریڈنگ : شہزاد عالم شہزادؔ
نگرانِ طباعت : سید قیصر رضوی
اُردو آرٹ انٹرنیشنل، اُردو بازار کراچی-فون 2632052
کمپوزنگ : محمد آصف
اشاعتِ اوّل : جنوری 2006ء
ناشر : راغبؔ مرادآبادی اکیڈمی
تعداد : 2 ہزار - صفحات: ۳۵۲
معیاری جلد اور سرورق 4 کلرز میں
مطبع : برکت پریس کراچی
قیمت : ڈھائی سو روپے
کتاب کی فروخت سے جو رقم حاصل ہوگی وہ صدرِ پاکستان کے
صدارتی فنڈ برائے زلزلہ زدگان میں دی جائے گی۔
ملنے کا پتا : راغب مرادآبادی اکیڈمی
16/1101، ایف ''بی'' ایریا-کراچی 75950

فہرست عنوانات

انتساب _____ ۷

ایک شعر _____ ۸

حرفِ تشکر _____ ۹

انعام قدرت (رباعی) _____ ۱۰

موضوع زلزلہ (رباعی) _____ ۱۱

دل کی آواز (رباعی) _____ ۱۲

زلزلے کا دورانیہ ۶ سیکنڈز (رباعی) _____ ۱۳

زلزلے کا جھٹکا (رباعی) _____ ۱۴

زلازل کا نزول (رباعی) _____ ۱۵

جھٹکے کئی دن (رباعی) _____ ۱۶

خیمہ بستیوں سے آواز _____ ۱۷

ذرائع ابلاغ کا فیض _____ ۱۸

روح فرسا مناظرِ زلزلہ _____ ۱۹

تاریخی زلزلہ _____ ۲۲

۸ ویں اکتوبر ۲۰۰۵ء کا زلزلہ _____ ۲۷

۹ بجے صبح آٹھویں اکتوبر کا زلزلہ _____ ۳۱

زلزلے تیرا منہ کالا ہو _____ ۳۳

رودادِ خونی _____ ۳۶

خواب و عذاب و ثواب _____ ۳۸

پاکستان میں طالب اماں، قیامت خیز زلزلہ _____ ۴۰

زلزلہ آشوب _____ ۴۲

شخصیات - حالیہ زلزلے کے حوالے سے ۴۵

اگر چراغ بن جائیں (رباعی) ۴۶

جواں ہمت صدر ۴۷

صدرِ پاکستان ۴۸

جنرل پرویز مشرف ۴۹

پرویز مشرف صدرِ پاکستان ۵۰

زلزلے کے اثرات (پرویز مشرف وشوکت عزیز) ۵۱

کوفی عنان گفت ان شاء اللہ ۵۲

حق گو الطاف بھائی ۵۳

حق بات ۵۴

ڈاکٹر عشرت العباد (گونر سندھ) ۵۵

محمد عادل صدیقی ۵۶

ڈاکٹر عشرت العباد خاں (گورنر سندھ نے سراہا) ۵۷

سٹی ناظم سید مصطفٰے کمال ۵۸

نیلوفر بختیار (وزیراعظم کی مشیر برائے بہبودِ نسواں) ۵۹

رؤف صدیقی ۶۰

جنرل معین الدین حیدر ۶۱

پروفیسر ڈاکٹر ایف یو بقائی ۶۲

عبدالحیب خان ۶۳

سردار ایم یاسین ملک ۶۴

ایس ایچ ہاشمی ۶۵

ڈاکٹر جمیل جالبی ۶۶

سید انوار حیدر ۶۷

جاوید عمر وہرہ ۶۸

ایم اے جبار ۶۹
شوکت ترین ۷۰
علامہ طالب جوہری ۷۱
ڈاکٹر منظور احمد ۷۲
احمد ندیم قاسمی ۷۳
فیروز الدین احمد فریدی ۷۴
ڈاکٹر ہارون صدیقی شاہد ۷۵
محمد ظفر سلیم ۷۶
زبیر حبیب ۷۷
تنویر کاظمی و منیر کاظمی ۷۸
ایس ایم نسیم اللہ والا ۷۹
ایس اے علوی ۸۰
کمال افسر ۸۱
حاجی قاسم سلیمان ۸۲
ڈاکٹر فیروز جہانگیر ۸۳
سید انیس الرحمٰن ۸۴
حاجی شفیع اسٹیل والا ۸۵
ڈاکٹر اسلم فرخی ۸۶
شبنم رومانی ۸۷
قمر رعینی ۸۸
فراست رضوی ۸۹
نجمہ خان ۹۰
احمد حسین صدیقی ۹۱
ضیاء الحق قاسمی ۹۲

اکرم کنجاہی _____ ۹۳
حکیم ناصر _____ ۹۴
رونق حیات _____ ۹۵
شہزاد عالم شہزاد _____ ۹۶
عبدالحمید پٹھان _____ ۹۷
ڈاکٹر سردار سوز _____ ۹۸
میرے خویش _____ ۹۹
حافظ قاری محمد اطہر صدیقی _____ ۱۰۰
رضا بھوجانی _____ ۱۰۱
قیصر رضوی و آصف _____ ۱۰۲

اس کے بعد جو رباعیاں ہیں وہ سب کی سب، تا اختتام

زلزلہ زدگاں کے بارے میں ہیں

راغب مرادآبادی کی مطبوعہ کتب اور منتظر اشاعت کتابیں _____ ۳۵۰
تا
۳۵۲

انتساب

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان محترم جنرل پرویز مشرف اور وزیراعظم جناب شوکت عزیز کے نام، جن کی پُرخلوص نگرانی میں زلزلے کے متاثرین کے امدادی کام مکمل کامیابی سے جاری ہیں۔

☆ زلزلے سے متاثر ستم زدہ بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں اور خواتین کے نام

☆ اُن مرحومین کے نام جنہیں زلزلے نے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

☆ افواجِ پاکستان کے نام جن کی جرأت مندانہ امدادی کاوشوں نے زلزلے کے مظلوموں کو ایک نئی زندگی عطا کی۔

☆ اُن ملکی اور غیر ملکی، سیاسی اور فلاحی تنظیموں کے نام جنہوں نے زلزلے کے متاثرین کیلئے ہر جہتی ایثار اور خدمت کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔

☆ اُن پُرخلوص افراد کے نام جنہوں نے زلزلے کے اس دہشت ناک سانحے کے حوالے سے اپنی جانب سے مقدور بھر مدد کی۔

☆ اُن ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرامیڈیکل اسٹاف کے نام جنہوں نے زلزلے کے متاثرین کے زخموں پر مرہم رکھا۔

☆ پاکستانی قوم کے نام کہ جس نے زلزلے کے قیامت خیز حادثے میں بے مثال یک جہتی اور عظیم الشان اتحاد کا مظاہرہ کیا۔

یہی حادثے ہیں جو عنوانِ ہستی
کسے یاد رکھیں کسے بھول جائیں
(راغبؔ)

کیوں ڈریں قبر سے آرام کا کونا ہے یہی
حشر تک سوئیں گے جس پر وہ بچھونا ہے یہی

(راغبؔ)

حرفِ تشکّر

ادب دوست، علم نواز اور اہل قلم سے محبت کرنے والے، انتہائی نفیس شخصیت کے مالک جناب عادل صدیقی، صوبائی وزیر برائے ٹرانسپورٹ، لیبر، صنعت اور تجارت و امدادِ باہمی، جنہیں میں اپنے بیٹے کی طرح عزیز رکھتا ہوں، کی خدمت میں، میں دلی حرفِ تشکر پیش کرتا ہوں کہ اِس کتاب ''قہرِ زمیں'' کی طباعت و اشاعت اُن کے بے لوث اور پُرخلوص تعاون کی وجہ سے بَروقت ممکن ہوئی۔ خداوندِ ذوالجلال، حبیبِ کبریا کے صدقے میں اُن کی عزت اور مرتبے میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

راغبؔ ! نہیں کوئی غیر دینے والا
گرجا گھر ہے ، نہ دَیر دینے والا
میں دل سے دُعائے خیر دے سکتا ہوں
اللہ ہے ، جزائے خیر دینے والا

انعام قدرت

قرآں میں، اذا زلزلت الارض آیا
یہ خالقِ زلزلہ ہی نے فرمایا
قدرت ہی کا انعام نہ سمجھیں اسے کیوں
ہوش اُڑ گئے جب ذرا سا جھٹکا کھایا

❁❁❁

اذا زلزلت الارض زلزالھا o واخرجت الارض اثقالھاo
وقال الانسان مالھاo

جب زمین بھونچال سے ہلادی جائے گی۔ اور زمین اپنے (اندر کے) بوجھ نکال ڈالے گی۔
اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟

موضوعِ زلزلہ

سجدے میں کہیں، کہیں پہاڑ ہیں محوِ رکوع
دیہات میں، شہروں میں تباہی ہے شروع
آیا جو یہاں ۸ ویں اکتوبر کو
اس زلزلے کا رباعیاں ہیں موضوع

دل کی آواز

ان کا ہوا ہے نامِ خدا سے آغاز
اے زلزلۂ صبر شکن زہرہ گداز
ہیں ''قہرِ زمیں'' پر، بہ زبانِ اردو
راغبؔ ! یہ رباعیاتِ ، دل کی آواز

زلزلے کا دَورانیہ ۶ سیکنڈز

لاکھوں بے بس ہیں آج تک فریادی
یہ زلزلے ہی کی ہے ستم ایجادی
دورانیہ زلزلے کا تھا چھ سیکنڈز
اس میں بھی تو ظالم نے قیامت ڈھادی

زلزلے کا جھٹکا

ہر گاہ نہ سُن گُن تھی نہ اِس کا کھٹکا
کیوں دیس، فنا کی الگنی[1] پر لٹکا
جب ۸ بجے ، ۸ ویں اکتوبر کو
آیا یک لخت، زلزلے کا جھٹکا

❁❁❁

الگنی : ڈوری، رسی یا تار جس پر کپڑے لٹکاتے یا ڈالتے ہیں

زَلازِل کا نزُول

جنت سے نکالا ہُوا انساں ہے ملول
کیا عفو و کرم نہیں ہے تیرا معمول
یوں ہی مرتے رہیں گے، لاکھوں انسان
ہوتا ہی رہے گا کیا زَلازِل کا نزُول

جھٹکے کئی دن

آتے رہے زلزلے کے جھٹکے کئی دن
لوگ اپنے گھروں میں نہیں پھٹکے کئی دن
اس ڈر سے، مبادا کوئی جھٹکا ہو شدید
بیٹھے رہے یہ گھروں سے ہٹ کے کئی دن

خیمہ بستیوں سے آواز

اب برف کا ہے عذاب غالب دیکھو
ہیں رو بہ عروج ہی مصائب دیکھو
آتی ہے یہ خیمہ بستیوں سے آواز
راغبؔ ، راغبؔ ، کہاں ہو راغبؔ دیکھو

ذرائع ابلاغ کا فیض

جب زلزلے پر، قلم اٹھایا میں نے
پیشِ اللہ، سر جھکایا میں نے
ابلاغ کے جو بھی ہیں ذرائع راغبؔ
اُن سب ہی سے خوب فیض پایا میں نے

❁❁❁

رُوح فرسا مناظرِ زلزلہ

زلزلے، داورِ محشر نہیں دیکھے جاتے
رُوح فرسا ہیں جو منظر نہیں دیکھے جاتے

بے خبر، موت کی دہلیز پہ سونے والو!
ہم سے اُجڑے ہوئے یہ گھر نہیں دیکھے جاتے

شہرِ برباد میں بے گور و کفن یہ لاشے
چشمِ خُوں بارؔ مُکرّر نہیں دیکھے جاتے

چوڑیاں کانچ کی تھیں، کیا یہ عماراتِ بلند
یہ برستے ہوئے پتھر نہیں دیکھے جاتے

تجھ پہ اے زلزلے! اللہ تعالیٰ کی ہو مار
ہم سے کچلے ہوئے یہ سر نہیں دیکھے جاتے

ننھے بچوں کے یہ چہرے جو کبھی تھے شاداب
اپنے ہی خون میں اب تر نہیں دیکھے جاتے

وادیِ مرگ میں پتّوں کی طرح یہ بچے
ہم سے اُڑتے ہوئے فرفر نہیں دیکھے جاتے

یہ تو معصوم تھے، ان کو یہ سزا دی کس نے
موت کے منہ میں گلِ تر نہیں دیکھے جاتے

ماؤں کی گود میں بچوں کی نکالی گئی جان
مرگِ ظالم، ترے تیور نہیں دیکھے جاتے

پَڑ یاں ان کے تو ہونٹوں پہ ہیں اللہ اللہ
تشنہ لَب ، ساقیِ کوثر نہیں دیکھے جاتے

یہ مناظرؔ جنہیں ٹی وی نے دکھایا کئی دن
مجھ سے تو اے دلِ مضطر نہیں دیکھے جاتے

عرش سے اب تو یہ آواز ہے آنے والی
خونِ انساں کے سمندر نہیں دیکھے جاتے

چھین لے مجھ سے بصارت مری اے بارِ اِلہ
جا بہ جا موت کے لشکر نہیں دیکھے جاتے

جذب اس نظم میں خونِ رگِ جاں ہے راغبؔ
بے پڑھے، خون کے جوہر نہیں دیکھے جاتے

(جنگ مڈویک میگزین 9 نومبر 2005ء)

تاریخی زلزلہ

آٹھ اکتوبر کو آیا، روح فرسا زلزلہ
کیا کبھی تاریخ نے دیکھا تھا ایسا زلزلہ

وہ تہ و بالا ہے، بالاکوٹ جس کا نام ہے
ایک اک ذرّہ یہاں کا لرزہ براندام ہے

سینکڑوں گھر ہو گئے اک پَل میں پیوند زمیں
سو رہے ہیں موت کی وادی میں ان سب کے مکیں

ہے پشاور اور پنڈی میں بھی اک ماتم بپا
آج تک دیکھا کسی نے ایسا حشرِ غم بپا

زلزلے کے آ گیا لاہور بھی زیر اثر
وَرطۂ حیرت میں ہے ڈُوبا ہوا داتا نگر

طالبات اسکول کی، جو چھت کے نیچے دَب گئیں
پانچ چھ سَو سے وہ ہرگز کم نہیں تھیں، سب گئیں

موت کی ، شوقِ حصولِ علم نے دیدی سَنَد
یہ حصولِ علم کا انعام، اللہُ الصَّمد !

زلزلے میں بچ گئے ، اِن میں سے جن کے باپ ماں
زندہ جب تک ہیں، رہیں گے سب کے سب ماتم کناں

ہاتھ اِس کا، اُس کا بازو اِس کا گھٹنا کٹ گیا
چل بسا وہ بھی اجل کے سامنے جو ڈٹ گیا

اَن گنت زخمی ہوئے، معذور لاکھوں ہو گئے
سینہ کوبی کے لیے مجبور لاکھوں ہو گئے

مانسہرہ بَن گیا شہر خموشاں ہائے ہائے
ہو گیا اک ہنستا بستا شہر ویراں ہائے ہائے

زلزلے کی زد میں ہے، آزاد کشمیر اس طرح
شیر کے جبڑوں میں ہو بچّہ ہرن کا جس طرح

جگمگاتی بستیاں اک پل میں تلپٹ ہو گئیں
مائیں، بہنیں، بیٹیاں، نذرِ اجل ، جھٹ ہو گئیں

سَطح جو ہمُوار تھی ، اک پل میں ناہموار ہے
سرزمینِ پاک پر یہ زلزلے کا وار ہے

وہ دُلہن، زندہ نہیں جس کا شریک زندگی
کیا قِیامت ہے اُسے آتی نہیں اب موت بھی

چار سُو لاشوں کے ہیں انبار، کفنائے گا کون
اِجتماعی قبر میں اِن سب کو دفنائے گا کون

چیل کوّوں کی غذا لاشیں ہیں مرحومین کی
اُف، گدھوں کی چونچ میں قاشیں ہی مرحومین کی

ہو گئے کچھ گاؤں بھی نابُود جب تو دے گرے
خشک پتوں کی طرح جو پیڑ تھے بودے گرے

چل بسے باپ ماں جن کے اب وہ بچے کیا کریں
کس طرف دیکھیں، کہاں جائیں، کسے آواز دیں

اِن کے آنسو پونچھنے والا یہاں کوئی نہیں
اِن کے حال زار پر گریہ کناں کوئی نہیں

در بہ در کی ٹھوکریں کھائیں گے یہ معصوم کیا
ان کا مستقبل ہے کیا، کیسا، اِنہیں معلوم کیا

چھاپ دیں رضوان[1] صِدّیقی یہ نظم ''آہنگ'' میں
زخم خوردہ وہ بھی ہیں اس زلزلے کی جنگ میں

زلزلے نے کر دیا راغبؔ، مرا دل پاش پاش
آج تک سُوہانِ جاں ہے زلزلے کا ارتعاش

❁❁❁

۱ ۸/اکتوبر کے قیامت خیز زلزلے میں برادرِ عزیز رضوان صدیقی کی بیٹی اور معصوم نواسی مظفرآباد میں مکان کے زمیں بوس ہوتے ہی ملبے میں دب گئیں۔ نواسی محفوظ رہیں البتہ بیٹی شدید زخمی ہے جواب تک (۲۹/دسمبر تک) زیرِ علاج ہے اور صحت یاب ہو رہی ہیں۔

۸ ویں اکتوبر ۲۰۰۵ء کا زلزلہ

سرزمین پاک پر لایا قیامت زلزلہ
داورِ حشر ! اب نہ فرمائے یہ زحمت زلزلہ

زلزلے کی زد میں آکر بچ گئے جو خوش نصیب
پست کر سکتا نہیں ہے اُن کی ہمت زلزلہ

رحمت باری سے جو مایوس ہوتے ہی نہیں
دیکھ کر ہے دنگ ان کی اِستقامت زلزلہ

عزم و اِستِقلال کی ہے زیرِپا جن کے چٹان
کر نہیں سکتا اُنہیں دَلدَل میں لَت پَت زلزلہ

اس کے اسباب و عِلَل پر، غور کرنا چاہیے
چاہتا ہے تجربہ اہل بصیرت زلزلہ

سیرتِ بے داغ پر ان کی نہیں اس کا اثر
کر گیا ہے مسخ جن لوگوں کی صورت زلزلہ

سر جھکاتا ہے ادب سے، پیش ربِّ ذوالجلال
ہے اگرچہ اِبن ابلیسِ رُعونت زلزلہ

زلزلے کی، کس لیے تخلیق فرمائی گئی
خالقِ عالم ہے کیا تیری ضرورت زلزلہ

خلد سے نکلا تھا کیا یہ حضرتِ آدمؑ کے ساتھ
ہے بنی آدم کا دشمن بے نہایت زلزلہ

اے خدا، میرے خدا، کر تو ہی اس سے باز پُرس
خوش ہے کیوں انساں کو پہنچا کر اذیت زلزلہ

کر چکا آبادیاں اب تک یہ لاکھوں تہس نہس
نوع انسانی سے رکھتا ہے خُصُومت زلزلہ

چین و ترکستان یا ایران و پاکستان ہوں
حال پر اِن کے نہ فرمائے عنایت زلزلہ

مسجدیں تو اے خدا، تیرا ہی گھر ہیں بے گماں
چھوڑ دیتا مسجدوں کو تو سلامت زلزلہ

نوعِ انساں کے لیے ہے اس کی ہر جنبش عذاب
ہے بہر صورت، سزاوارِ ملامت زلزلہ

اس کو بھی اے ہادیِ انساں، تو یہ توفیق دے
ترک کردے اپنا اندازِ شقاوت زلزلہ

حق تعالیٰ سے یہ پوچھے کیا کسی کی ہے مجال
کیوں کیا تخلیق، بے مہر و مرّوت زلزلہ

دیکھیے گا ایک دن، سائنس ہی کا یہ کمال
نوعِ انساں کی کرے گا جب اطاعت زلزلہ

بدشگونی ہے سرشت اس کی، خدا غارت کرے
دیکھ کر آتا نہیں راغبؔ مَہُورت زلزلہ

۹ بجے صبح آٹھویں اکتوبر کا زلزلہ

زلزلہ ، جو دفعتہً ہی، نو بجے صُبح آ گیا
میرے پاکستان پر تو اک قیامت ڈھا گیا

کردِگارا ! داورا ! کیا زلزلہ تھا ناگُزیر
کیا یہ ازخود آ گیا تھا یا اسے لایا گیا

مانسہرہ، باغ، بالاکوٹ، تلپٹ ہو گئے
زد میں اس کی یک بیک ، آزاد کشمیر آ گیا

جگمگاتے ہو گئے اک پل میں لاکھوں گھر تباہ
کوہ ساروں اور چٹانوں کا تو سر چکرا گیا

مر گئے اک لاکھ تو، اور اَن گنت زخمی ہوئی
کانپ اٹھّی یہ زمیں اور آسماں تھرا گیا

تو نے میرے ملک کا تختہ اُلٹ کر رکھ دیا
موت ! ظالم موت ! ظالم موت ! تیرا کیا گیا

ہو گئے لاکھوں ہی بچے، بے سہارا اور یتیم
زلزلہ ان سب کے راغبؔ ! باپ ماں کو کھا گیا

زلزلے! تیرا منہ کالا ہو

ہنستے بستے شہر اُجاڑے گاؤں کیے برباد
جان اسکول کے بچوں کی لی تو نے اوجلاّد
زلزلے! تیرا منہ کالا ہو، تجھ پہ خدا کی مار
جلد ہو تو، فی النار

نئ نویلی دلہنوں کا بھی لوٹا تو نے سہاگ
تو نے ہزاروں ہی کو ڈسا ہے تو ہے کالا ناگ
زلزلے! تیرا منہ کالا ہو، تجھ پہ خدا کی مار
جلد ہو تو فی النار

لاکھوں کو تو کھا گیا ہَپ ہَپ پھر بھی ہے خالی پیٹ
کوچ یہاں سے، کر او ظالم، بستر جلد لپیٹ
زلزلے تیرا منہ کالا ہو، تجھ پہ خدا کی مار
جلد ہو تو فی النار

مرے ہزاروں بچے اب تک لاکھوں گھر ہوئے ڈھیر
آٹھ بجے دھاوا بولا ہے ، دن کو یہ اندھیر
زلزلے تیرا منہ کالا ہو، تجھ پہ خدا کی مار
جلد ہو تو فی النار

تو نے ہزاروں کے سر کچلے اپنا سُراب پیٹ
تو اب نو دو گیارہ ہو جا بھاگ حرامی ڈھیٹ
زلزلے تیرا منہ کالا ہو تجھ پہ خدا کی مار
جلد ہو تو فی النار

❁❁❁

رُوداِدِ خونی

قوم پہ یہ اُفتاد پڑی ہے، کرے خدا کو یاد
زلزلے نے، اک پل میں کیے ہیں لاکھوں گھر برباد

ماں باپ ان کے ہوگئے رخصت، دے گا سہارا کون
ننھے مُنے اِن بچوں کی، مولا! سن فریاد

چھتیں گری ہیں اسکولوں کی اور بچے ہوئے ہلاک
رحم نہ آیا، حال پہ ان کے، چرخِ ستم ایجاد

6 سیکنڈز میں تیرا تو یہ کھیل ہوا ظالم!
لاکھوں گھر تو کردیے تلپٹ، زلزلۂ شدّاد

کتنے موت کی وادی میں ہیں اور ہیں زخمی کتنے
اِن کی گنتی کرتے کرتے پڑ گئے کم اعداد

کم سِن بچے، گبھرُو، کھُوسٹ، زخمی اور بیمار
خیموں میں کب تک یہ رہیں گے، اس کی ہے کیا میعاد

داغِ جدائی دے کر جن کو کرنا تھا یُوں خوار
ان بچوں کے باپ اور ماں کو، کیوں دی تھی اولاد

زلزلے کی رودادِ خونی، سب کو سناتے جاؤ
شہرِ قائد سے اے راغب، تابہ مرادآباد

خواب و عذاب و ثواب

دیکھے تھے بہت ہم نے تو خواب اور طرح کے
یہ زلزلہ لایا ہے عذاب اور طرح کے

گھر، زلزلے میں جن کے، زمیں بوس ہوئے ہیں
بنوائیں مکان اُن کے، جناب اور طرح کے

جاپان کی ہو طرز پہ ، تعمیرِ مکانات
مضبوط ہوں بام اور ہوں باب اور طرح کے

خوشبو سے شہیدوں کی ملیں گے ہمیں لبریز
سرحد میں بہر سمت گلاب اور طرح کے

بکھری ہوئیں، بچوں کی جہاں آج ہیں لاشیں
اُن وادیوں میں اب ہیں کلاب اور طرح کے

تاریخ جب اس زلزلے کی کوئی لکھے گا
دوچار نظر آئیں گے باب اور طرح کے

اِس کا بھی ہے امکان، کہ ہو خون کی بارش
آئیں گے یہاں گھر کے سحاب اور طرح کے

کرتے ہیں بلکتے ہوئے بچے جو سُوالات
افلاک سے آتے ہیں جواب اور طرح کے

کام آتے ہیں جو لوگ مصیبت زدگاں کے
اُن کے لیے راغبؔ ہیں ثواب اور طرح کے

❁❁❁

پاکستان میں، طالبِ اَماں
زلزلہِ قیامت خیز

بن کے پاکستان میں آیا مصیبت زلزلہ
اِک قیامت ہے، قیامت ہے قیامت زلزلہ

ہوگئیں ڈھیر ایک ہی پل میں عمارات بلند
صبح کے ہنگام جب آیا بہ شدت زلزلہ

دیکھیے آزاد کشمیر اور بالاکوٹ کو
کر گیا جن کو بہ یک جنبش ہی غارت زلزلہ

نظم کے عنوان سے تاریخ نکلتی ہے، ۲۰۰۵ء

چل بسی ہیں سینکڑوں ہی طالبات اسکول کی
جب گرا کر چل دیا اسکول کی چھت زلزلہ

ہر طرف، آہوں، کراہوں کا ہے اِک سیلِ رواں
ہے سوارِ دوشِ عفریتِ ہلاکت زلزلہ

تھیں جہاں آبادیاں، شہرِ خموشاں ہیں وہاں
کر گیا پامال، ہر قصرِ مسرت زلزلہ

اِس کے جھٹکوں سے زمیں کا سینہ ہو جاتا ہے شَق
لاکھ بَل کھا کے گزر جائے بہ سُرعت زلزلہ

ہے دَمادَم، اَن گنَت لاشوں پہ رقص اِس کا، مگر
چند لاشوں پر نہیں کرتا قناعت زلزلہ

میرے پاکستان کا راغبؔ محافظ ہو خدا
"لے کے آیا کُنہِ سَوغاتِ قیامت زلزلہ"
۲۰۰۵ء

(روزنامہ جنگ جمعہ 14/اکتوبر 2005ء)

زلزلہ آشوب

غزل غالبؔ کی زمیں میں ہے جو ۱۳ اشعار پر مشتمل ہے

جھپکتے ہی پلک ، یہ ہو گیا کیا
قیامت ڈھا کے گزرا زلزلا کیا

جدھر دیکھو ادھر لاشیں ہی لاشیں
خداوند ! یہ سرحد میں ہوا کیا

ہیں ملیامیٹ بالاکوٹ و کاغان
کوئی ملبے تلے زندہ بچا کیا

اس نے کی ہماری آزمایش
''ہم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا''

مَلائک نے بھی دیکھی یہ تباہی
سرِ افلاک ان کا دل دُکھا کیا

گری چھت، دب گئے سب طالبِ علم
تجھے اے زلزلے ، آخر ملا کیا

ہوئے اک آن میں برباد لاکھوں
قیامت سے ہے کم، یہ سانحا کیا

بہایا خون جن کا زلزلے نے
مشیت دے گی ان کا خوں بہا کیا

ہیں گم صم ، زلزلے میں بچ گئے جو
کریں شکوہ کسی کا برملا کیا

خدائے عادل و قادر بتا دے
ملے گی زلزلے کو بھی سزا کیا

یہ فصلِ برف باری اور خیمے
نہیں اب روز و شب صبر آزما کیا

نگاہوں میں ہیں خوں آشام منظر
نہ اب بھی یاد آئے کربلا کیا

نہ آئے زلزلہ اب کاش راغبؔ
خدا سن لے گا میری التجا کیا

شخصیات

حالیہ زلزلے کے حوالے سے

اگر چراغ بن جائیں

راغبؔ ہے گھٹا ٹوپ اندھیرا ہر سو
اُڑتا نظر آتا نہیں کوئی جگنو
کردوں یہ رباعیات نذرِ قرطاس
بن جائیں اگر چراغ میرے آنسو

جواں ہمت

پرویز مشرف کی جواں ہمت ہے
فیضِ سلطانِ دوجہاں ہمت ہے
قدموں کو تو اِن کے متزلزل کردے !
اے زلزلے ! تجھ میں یہ کہاں ہمت ہے

صدرِ پاکستان

افسردہ بہت ہیں صدرِ پاکستاں بھی
دل ہے اثرِ زلزلہ سے گریاں بھی
کوشاں ہیں، جو زلزلے کی زَد میں آئے
اُن سب کی ہوں مشکلات جلد آساں بھی

جنرل پرویز مشرف

غافل نہیں، پرویز مشرف جنرل
درپیش مسائل کا نکالیں گے یہ حل
اے کاش اپوزیشن بھی تعاون ہی کرے
باقی نہ رہے کوئی بھی امکانِ خلل

❁❁❁

پرویز مشرف - صدرِ پاکستان

سورج بھی تھا زلزلے سے لرزاں کئی دن
ڈستا رہا، زلزلے کا امکاں کئی دن
پرویز مشرف تو ہیں اب تک مغموم
خلوت میں یہ گریاں رہے ہوں گے کئی دن

زلزلے کے اثرات

پرویز مشرف کو بہت ہی غم ہے
چشمِ شوکت عزیز بھی پُرنم ہے
اللہ رے زلزلے کے مہلک اثرات
ہر شخص کے دل کا، دیدَنی عالم ہے

کوفی عنان گُفت اِن شاء اللہ

رکھیں گے مصیبت زدگان پر یہ نگاہ
حالات کے، چشم دید، خود ہیں یہ گواہ
امداد کا وعدہ کیا اور کہہ کے گئے
حق گو، کوفی عنان، اِن شاء اللہ

حق گو الطاف بھائی

حق گو الطاف بھائی ، دانا بینا
دل اِن کا فراخ ہے، کُشادہ سینا
جو زلزلے کے ہیں زخم خوردہ لاکھوں
اِن کا ہے، انہیں کے ساتھ مرنا جینا

حق بات

حق بات ہے، جو حضرتِ الطافؔ نے کی
راغبؔ ہے یہی، قولِ رسولِؐ عَرَبی
کرتے رہو انسان کی خدمت[1]، بے لوث
بے شک افضل تریں عبادت ہے یہی

❁❁❁

[1] افضل الاشغال خدمت الناس (حدیث رسولؐ)

ڈاکٹر عشرتُ العباد

(گورنر سندھ)

صوبے کے گورنر مجھے یاد آتے ہیں
لے کر یہی گلُہائے مراد آتے ہیں
اس زلزلے نے پیس دیا ہے جن کو
کام ان کے بھی عشرت العباد آتے ہیں

محمد عادِل صدیقی

(صُوبائی وزیر ٹرانسپورٹ، لیبر، صنعت، تجارت اور امدادِ باہمی)

صوبائی وزیر ہیں محمد عادل
ایم کیو ایم کے ہیں خادموں میں شامل
سرحد میں مصیبت زدگاں کی خدمت
راغبؔ ہے اب ان کی زندگی کا حاصل

ڈاکٹر عشرت العباد خاں

گورنر سندھ نے سراہا

خدمت کا تو اَجر دے گا خود ربّ انام
خدمت تو ہے بے نیاز اجر و انعام
صوبے کے گورنر نے سراہا جس کو
عادل صِدیقی صاحب کا ہے کام

❁❁❁

جرنلسٹس فورم کی ۱۲ سالہ تقریب میں ۲۱ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو اپنی صدارتی تقریر میں گورنر سندھ نے فرمایا ''جناب عادل صدیقی کی سرکاری کارکردگی اور زلزلہ زدگان کی شبانہ روز خدمت سزاوارِ تحسین و آفرین ہے۔''

سٹی ناظم - سید مصطفےٰ کمال

شہرِ قائد کا ، ہر قدم پر ہے خیال
کوشاں ہیں کہ نکھرے ابھی اور اِس کا جمال
کی زلزلہ ماندگاں کی بھرپُور امداد
راغبؔ ! سٹی ناظم کا ہے یہ بھی تو کمال

❁❁❁

نیلوفر بختیار

(وزیرِ اعظم کی مشیر برائے بہبودِ نسواں)

توفیق اِنہیں دی ہے خالقِ اکبر نے
زخم آہی گئے ہیں زلزلے کے بھرنے
اِمداد ، خواتینِ مصیبت زدہ کی
دل سے کی ہے ، جناب نیلوفر نے

رؤف صدیقی

(صوبائی وزیر داخلہ)

ہیں عبدِ رؤف اور ہے رؤف آپ کا نام
کہیے ! اِسے اللہ کا لطف و اکرام
یہ سندھ کے ہیں ہوم منسٹر، ذی علم
آفت زدگاں کی انہیں خدمت سے ہے کام

❁❁❁

تصنیف: گفتار پہ تعزیریں (غزلیں، نظمیں)

جنرل مُعینُ الدین حیدر

(سابق گورنر سندھ و وفاقی وزیرِ داخلہ)

راغب ! جنرل معین حیدر نے مدام
بے شبہ کیے، قابلِ تعریف ہی کام
اس زلزلے نے جن کو جھنجوڑا، ان کی
خدمت میں ہیں سرگرم، سحر ہو کہ وہ شام

پروفیسر ڈاکٹر ایف یُو بقائی

(چانسلر بقائی میڈیکل یونیورسٹی)

بیمار جہاں جہاں ہیں خیموں میں مقیم
بھیجی ہے وہاں ، ڈاکٹروں کی اک ٹیم
راغبؔ ہیں ڈاکٹر بقائی صاحب
ہمدردِ وطن ، صاحبِ الطافِ عمیم

❁❁❁

پروفیسر ڈاکٹر ایف یو بقائی صاحب، چانسلر بقائی میڈیکل یونیورسٹی،اُن علاقوں میں جہاں زلزلے نے قیامت ڈھائی، سرجنوں، ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل اسٹاف کی متعدد ٹیمیں بھیجیں ورادویات اور سامان بھی بھیجا۔

AAAA

AAAA

ایس ایچ ہاشمی

(ستارۂ امتیاز)

حاصل ہے ، حسین ہاشمی کو جو مقام
یہ سب ہے عطا و کرمِ ربِّ انام
مِن جانب اورینٹ[1] انہیں اے راغبؔ
ہے زلزلہ کشتگاں کی امداد سے کام

❁❁❁

[1] اورینٹ ایڈورٹائزنگ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ڈاکٹر جمیل جالبی کے بقول

(ستارۂ امتیاز)

کیوں زلزلے آتے ہیں نہایت سنگین
سب کچھ ہے ترے علم میں، اے عرش نشین
ہے[1] قولِ جمیل جالبی ، غور طلب
ناراض ہے کیا، اہلِ زمیں سے یہ زمین

❁❁❁

[1] ۲۱ر نومبر ۲۰۰۵ء کو موصوف نے ایک تقریب میں دورانِ گفتگو مجھ سے کہا

سَیّد اَنوار حَیدر

سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو (سندھ) کراچی

سید بھی ہیں، انوار بھی، حیدر بھی ہیں
اور سِندھ کے رِیلیف[1] کمشنر بھی ہیں
ہیں زلزلے کے جو بھی مصیبت زَدگاں
اُن کے ہمدرد و مہر گُستر بھی ہیں

❁❁❁

[1] Relief Commissioner

جاوید عُمر وُہرہ

یہ زلزلہ اک قہر تھا زیرِ آفاق
جاوید عمر وُہرہ کے دل پر بھی ہے شاق
محسوس ہوا زلزلے کا جب جھٹکا
موصوف تھے، مشغولِ نمازِ اشراق

میرے ممتاز شاگرد ہیں۔

تصنیف: دولت سوداگر (شعری مجموعہ)

ایم اے جبّار

جیسن[1] کے چیئرمین ہیں ایم اے جبار
ہے زلزلے کا، ذہن پہ ان کے بھی تو بار
امدادِ مصیبت زدگاں کرتے ہیں
کرتے نہیں دانستہ یہ اِس کا اظہار

❁❁❁

[1] Chairman Jason Group of Companies

میں ہی میں - جنت نما پاکستان - یونیورس

شوکت ترین

(پریسیڈنٹ اینڈ گروپ سی ای او، یونین بینک)

میرے مولیٰ ، کر اور اِن کو ممتاز
در اور ترقی کا ابھی اِن پہ ہو باز
کی زلزلہ خستگاں کی مالی امداد
اللہ ، شوکت ترین صاحب کو نواز

❁❁❁

علامہ طالب جوہری

ہنگامِ سحر، جو زلزلہ آیا تھا
عبرت کا یہ اک صحیفہ بھی لایا تھا
اپنے حفظ و اماں میں رکھے اللہ
علامہ[1] طالب نے فرمایا تھا

تصانیف: حرف نمو (شعری مجموعہ) - پسِ آفاق (شعری مجموعہ) - عقلیاتِ معاصر تقاریر کے مجموعے بیس جلدوں میں - ہدایت (مراثی) - احسن الحدیث - آثارِ ظہورِ مہدی

[1] اس مصرعے کے ارکان بحر ہیں:
مفعولن مفعولن مفعولن فع

ڈاکٹر منظور احمد

نقصان ہوا ہے زلزلے سے بے حد
بے حد مُتاثّر ہے خصوصاً سرحد
مستقبلِ انساں سے نہیں جو مایوس
وہ عالم و فلسفی ہیں، منظور احمد

تصانیف:

(1) Pakistan, Prospects and Perspectives
(2) Morality and Law
(3) History of Western Philosophy
(4) اسلام- چند فکری مسائل (5) اقبال شناسی (6) حکمت دین

احمد ندیم قاسمی کا کالم

پھر پیش نظر ہے زلزلے کا عالم
پھر ہوش رُبا ہُوا ہے شورِ ماتم
راغبؔ! مری آنکھوں سے رواں ہیں آنسو
پڑھتے ہی ندیم قاسمی کا کالم

❁❁❁

روزنامہ جنگ کراچی، ہفتہ، ۳؍دسمبر ۲۰۰۵ء

فیروز الدّین اَحمد فریدی

(سابق چیئرمین پاکستان انشورنس کارپوریشن)

فیروز فریدی پہ خدا کا ہے کرم
فیضِ بابا فریدؒ اِن کا ہمدم
با ایں ہمہ اِس زلزلے کی ہَیبت سے
اِن کے دل کا بھی دِیدَنی ہے عالم

تصانیف: ۱۔ اوراقِ پریشاں ۲۔ رہے نام اللہ کا ۳۔ فریدالدین مسعود گنجِ شکر کی ایک جھلک
۴۔ فریدالدین مسعود گنجِ شکر کے سالِ وصال کی تحقیق
۵۔ Adventures in self-expressions

ڈاکٹر ہارون شاہد صدیقی

تھے صاحبِ ثروت و مُخیّر اَجداد
کیسے نہ مخیّر ہو پھر ان کی اولاد
اپلا[1] کی دوائیں ڈاکٹر شاہد نے
سرحد ارسال کیں، بطورِ امداد

❁❁❁

اپلا لیبارٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ - سائٹ کراچی
تصانیف: میں سوچتا رہتا ہوں - سنوں ہمیں بھی

محمد ظفر سلیم

ڈائریکٹر جنرل (ورکس) سندھ ورکرز ویلفیئر بورڈ، گورنمنٹ آف سندھ

ہے فیض خدا جذبۂ خدمت اِن کا
حاصل ہے کسے جذبۂ خدمت ایسا
کرتے ہیں یہ زلزلہ گزیدوں کی مدد
اجر اِس کا ظفر سلیم کو دے گا خدا

زبیر حبیب

صنعت[1] کارِ بلند ہمت ہیں زبیر
اے زلزلہ خستگاں ، محبت ہیں زبیر
بھیجیں نہ کراچی سے تحائف اُنہیں کیوں
مثلِ اب و جد مائلِ خدمت ہیں زبیر

❁❁❁

[1] Director, Jinkwang JAZ
Chief Executive, National Trend Parkf
FTC Building, Karachi.

تنویر کاظمی و منیر کاظمی

یو سی آئی کی ملک میں ہے توقیر
تنویر چیئرمین اور ایم ڈی ہیں منیر
امداد یہ زلزلہ زدہ لوگوں کی
کرتے رہتے ہیں حسبِ ایمائے ضمیر

ایس ایم نسیم اللہ والا

حق گو ، ایس[1] ایم نسیم اللہ والا
بے حد سنجیدہ ہیں ، جنابِ والا
کی آپ نے زلزلہ زدوں کی امداد
اَجر اس کا ، خدا دے گا، نہایت اعلا

❁❁❁

[1] ڈائریکٹر کوہِ نور کیمیکل

AAAA

کمال افسر

ہے رَیب و گماں، تباہ کُن تھا بھونچال
گاؤں اس نے اُجاڑے، شہر اس نے پامال
اللہ نے کیا ہے دلِ حساس عطا
کیسے نہ ہو پھر کمال افسر[1] کو ملال

❁❁❁

[1] چیئرمین اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان

حاجی قاسِم سُلیمان

حاجی قاسم[1] تو ہیں سلیمانِ ہنر
جونا گڑھ کی ہیں کونسل کے ممبر
خادم بھی ہیں زلزلہ زدوں کے موصوف
امداد میں، دامے، درمے ، فیض اثر

❁❁❁

[1] ممبر آف جوناگڑھ سٹیٹ کونسل اور ملک کے نامور صنعت کار

ڈاکٹر فیروز جہانگیر

فیروز جہانگیر ہیں ڈینٹل سرجن
آتا ہے انہیں، خدمت انساں کا بھی فن
ہو کر آئے ہیں یہ، مظفر آباد
کر کے بے لوث خدمتِ اہل وطن

❁❁❁

فیروز ڈینٹل سرجری - یونیورسٹی روڈ، گلشن اقبال
چیف ایڈیٹر ماہ نامہ ڈینٹل ہیلتھ

سَیّد انیس الرحمٰن

بخشا ہے دلوں کو، زلزلے نے خلجان
برباد ہوئے بے بس و مجبور انسان
غافل نہیں امداد سے مظلوموں کی
سید ہیں بِفضلہٖ انیس الرحمٰن

Chairman Trauma Orthopaedic Clinic

حاجی شفیع اسٹیل والا

راغبؔ ! حاجی شفیعؔ، جس کے ہیں غلام
اس محسنؐ اعظم کا محمدؐ ہے نام
جو زلزلے کے ہیں زخم خوردہ، ان کی
امداد، خلوص دل سے، ان کا ہے کام

❁❁❁

تصانیف: شفیعؐ المذنبین (حمدیہ اور نعتیہ کلام) -گلدستہ افکار (غزلیں، نظمیں، قطعات)

ڈاکٹر اسلم فرّخی

دہشت سے ہے دنگ زلزلے کی عالم
شہر اِس نے کئی کیے ہیں دَرہم برہم[1]
اَخبار میں زلزلے کے خبریں پڑھ کر
رہنے لگے اَفسردہ جنابِ اسلم

❁❁❁

[1] دہ و بالا - اُلٹ پلٹ

تصانیف: دبستانِ نظام - نظام رنگ - فرید و فردِ فرید - صاحب جی سلطان جی - محمد حسین آزاد (حیات اور تصانیف) دو جلدوں میں - گلدستہ احباب - آنگن میں ستارے - لال سبز کبوتروں کی چھتری

شبنم رومانی

ہیں شاعر حسّاس مُجتبیٰ شبنم
لاحق جنہیں زلزلہ گزیدوں کا ہے غم
ہے خوف سے زلزلے کے رعشہ طاری
اللہ تعالیٰ ہو ترا ان پہ کرم

❁❁❁

تصانیف: مثنوی سیر کراچی - جزیرہ - دوسرا ہمالہ - تہمت - حرفِ نسبت -
موزے چلغوزے (بچوں کی نظمیں) - ہائیڈ پارک (نثر) -
اقدار (سہ ماہی کے مالک اور مدیر)

قمر رعینی

ہیں زلزلے میں قمر رعینی[1] محفوظ
راغبؔ میرے اَخیِّ دینی محفوظ
اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ رہے
یہ ناز کشِ گوشہ نشینی محفوظ

❁❁❁

[1] ادیب شہیر و شاعر اشہر برادرم قمر رعینی اُس وقت، جب زلزلہ آیا اسلام آباد میں ہی تھے۔ میں نے ۸ ویں اکتوبر کو ٹیلیفون پر ان کی خیر و عافیت دریافت کی۔

فراست رضوی

ہیں نام سے زلزلے کے گُم ہوش و حواس
شاعر ہیں، دلِ کُشتۂ درد اِن کے ہے پاس
روئے ہیں مصیبت زدگاں کے غم میں
اِس درجہ فِراستؔ رِضوی ہیں حساس

تصنیف : کہر میں ڈوبی شام (ہائیکو)

نجمہ خان

ہیں آپ تو اک شاعرہ و نثر نگار
روزانہ گزرتے ہیں نظر سے اخبار
اِس ، حالیہ زلزلے پہ نجمہ خاں کی
جلد آئے کتاب اور حقائق بہ کنار

❁❁❁

نجمہ: میری ہموطن اور نہایت ہی عزیز شاگرد۔

Mrs. N. K. Hasan
MBE, LLB, FCII (Lond), A.I.Arb (UK), M. Inst. A.M. (UK)
Deputy Managing Director
Pak-Kuwait Takaful Company Limited

تصانیف: محک (نثری مضامین)، مہک (غزلیں، نظمیں، قطعات)

احمد حسین صدّیقی

تھا قہرِ زمیں، زلزلہِ ہوش رُبا
اَک پَل میں تھا شَق پاک زمیں کا سینا
ہے قہرِ زمیں کا سَرَوَرَق اے راغبؔ
اعجاز ، احمد حسین صدیقی کا

❁❁❁

تصانیف : سیاحت ماضی- گوہر بحرعرب- کشور اولیا- دبستانوں کا دبستان (۲ جلدیں)
داستاں ختم پہ تھی

ضیاء الحق قاسمی

(مدیرِ ظرافت)

بے حد متاثر ہیں ضیاء الحق بھی
انگشت بدنداں ہے ظرافتِ اِن کی
اللہ تعالیٰ سے یہ شکوہ ہے اِنہیں
ممکن نہ تھی کیا زلزلے کی پسپائی

❁❁❁

لے میرے نہایت ہی محبوب شاگردِ عزیز ہیں (راغبؔ)

تصانیف: رگ ظرافت- ضیا پاشیاں-گل فشانیاں- چھیڑ خانیاں- ہرے بھرے زخم- مجھے یاد- ضیائے حق (تالیف)- ماہنامہ ظرافت اکیس سال سے نکال رہے ہیں۔

اکرم کنجاہی

شاداب تھا اے زلزلے! اُڑنے لگی دُھول
کس جرم کا تو نے کیا تاوان وصول
مجھ سے کل ذکرِ مانسہرہ کر کے
اکرم کنجاہیِ سخنور تھے ملول

❁❁❁

میرے نہایت ذہین طباع اور دین دار شاگرد ہیں۔

تصانیف: ہجر کی چتا- بگولے رقص کرتے ہیں (شعری مجموعہ) -محبت زمانہ ساز نہیں-
اُصول تقریر-فنِ خطابت- راغب مراد آبادی چند جہتیں

حکیم ناصر کے بقول

اب تک تو نظیر اِس کی یہاں کوئی نہیں
آیا تھا یہ پہنے ہوں بکتر خونیں
راغبؔ صاحب! حکیم ناصر کے بقول
یہ زلزلہ تھا، صبر شکن، مرگ آگیں

❁❁❁

تصنیف: دیوانہ بنا رکھا ہے (غزلیات)

رونق حیات

تھا زلزلہ صبح، بلاشبہ اَشد
حملہ آور ہوا بہ صد شد و مدّ
راغبؔ ! رونق حیات[1] کہتے ہیں بجا
یہ کھا گیا ، رونقِ حیات سرحد

❁❁❁

[1] محمد رونق حیات، رونق حیات میرے شاگرد ہیں اور شاہ جہان پور کے پٹھان۔

تصانیف: ہجر کی کہکشاں (غزلیات) - سورج کا گھر (ہائیکو پر اوّلین مجموعہ)
قربتیں (غزلیات) - دشت ہجر (نظمیں)

شہزاد عالم شہزاد

برباد کیا شہر مظفر آباد
سنتا نہیں زلزلہ کسی فریاد
اللہ تعالیٰ کو بھی آیا نہ ترس
کہنے لگے ، آہ بھر کے مجھ سے شہزاد

تصنیف : دل ہی تو ہے (غزلیات)

عبدالحمید پٹھان

بے شک ، عبدالحمید نسلاً ہیں پٹھان
ہے فکر مصیبت زدگاں ان کو ہر آن
جب زلزلے کا ذکر یہ سنتے ہیں کہیں
ہو جاتے ہیں گم ، پٹھان کے بھی اوسان

❁❁❁

اُردو کے اوّلین رومانی شاعر اختر شیرانی کے نواسے اور اختر شیرانی میموریل ٹرسٹ کے صدر

ڈاکٹر سَردار سوزؔ

پیچھے نہیں یہ کسی سے ہمدردی میں
حُبِّ نَوعِ بشر ہے اِن کے جی میں
ہر زلزلہ مَضرُوب کے غم میں ہے شریک
راغبؔ ! سردار سوز، نیو جرسی میں

Chairman Eastern Arts Forum, U.S.A.
Ghalib Academy of North America

میرے شاگرد اور ہم وطن ہیں۔
تصانیف: سوزِ دل (غزلیں، نغمیں، قطعات) - سوزِ دروں (نعتیں) -
سوزِ عقیدت (منقبتیں)

میرے خویش[1]

ہیں زلزلے سے میرے نَواسے ناشاد
میری بیٹی، نواسیاں اور داماد
کرتے سب اک دن میں کئی بار دُعا
اُمید بَر آئے ان کی ، پُوری ہو مراد

❁❁❁

[1] سید حسین احمد (داماد) آمنہ راغب (بیٹی)، ضمیر، دانیال، نوید، عمار (بھانجے)
آصِنہ، عرُوب، ایمن (نواسیاں)

حافظ قاری محمد اَطہر صدیقی

برسوں سے ہیں ہیوسٹن میں قاری اطہر[1]
ان کی بھی ہے زلزلہ نصیبوں پہ نظر
موصوف نے ، فون پر کہا یہ مجھ سے
رہتی ہے دعائے خیر، میرے لب پر

❁❁❁

[1] حافظ قاری محمد اطہر صدیقی میرے شاگرد ہیں۔ شعر کہتے ہیں۔ نعتیہ مجموعہ کلام ''ماہتاب حرا'' شائع ہو چکا ہے۔ (راغبؔ)

رضا بھوجانی

مُخلص ہیں، جواں سال رضا بھوجانی
اِن کا ہے شِعار، خدمت انسانی
امدادِ مصیبت زدگاں کو بھیجا
سامان کراچی سے بصد آسانی

قیصر رضوی اور آصف

قیصر[۱] بھی تو دورانِ طباعت ہیں حزیں
اِن پر بھی ہے راغبؔ ! اثرِ قہرِ زمیں
کمپوزنگ[۳]، آصف[۱] نے، کی ہے اِس کی
اِن کو دورانِ کار ، دیکھا غمگیں

۱ سیّد قیصر رضوی ۱ محمد آصف
۳ اِس مصرع کے ارکان بحر ہیں:
مفعولن مفعولن مفعولن فع

اس کے بعد جو رباعیاں ہیں وہ سب کی سب تا اختتام
زلزلہ زدگاں ہی کے بارے میں ہیں۔

ملاقات بھی ہوگی کہ نہیں

اے نیلم و کاغان سے جانے والو
ڈھلوان سے، میدان سے جانے والو
اب تم سے ملاقات بھی ہوگی کہ نہیں
اے زلزلے میں جان سے جانے والو

ایم کیو ایم کی اوّلیت

الطاف ہیں، آفت زدگان کے بھائی
موصوف کی یہ بھی ہے کرم فرمائی
ایم کیو ایم ہی کی ٹیم سب سے پہلے
لے کے سامان بھی الائی آئی

ایم کیو ایم کو سلام

ہو کیوں نہ بلند امیج[1] ایم کیو ایم کا
اس کے الطاف بھائی ہیں راہ نما
ایم کیو ایم کو سلام کرتا ہوں
اک جلسے میں یہ وزیراعظم نے کہا

❁❁❁

[1] Image
وزیراعظم نے جناح گراؤنڈ میں متحدہ کے زیراہتمام شیلٹروں کی تیاری کے مختلف مراحل بھی دیکھے۔ متحدہ قومی موومنٹ کی جانب سے زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کاموں کو سراہتے ہوئے کہا ''میں متحدہ کو سلام پیش کرتا ہوں''۔
(روزنامہ جنگ، ۵/دسمبر ۲۰۰۵ء، پہلا صفحہ، کالم نمبر ۱-۲)

وزیرِاعظم کے بقول

اُجڑے ہوئے لوگوں کو بسانے والی
موسم کے شدائِد سے بچانے والی
ایم کیو ایم ہے وزیراعظم کے بقول
ابنائے وطن کے کام آنے والی

❁❁❁

خدمتِ خلق فاؤنڈیشن

ہیں قائدِ تحریک تو مظلوم نواز
بیواؤں، یتیموں کے مُعین و دَمساز
یہ خدمتِ خلق فاؤنڈیشن راغبؔ
بے شک، الطاف بھائی کا ہے اعجاز

سب سے آگے

امید یہی مجھ کو تھی ایم کیو ایم سے
خدمت میں رہے گی یہی سب سے آگے
مخلص الطاف بھائی کی یہ تحریک
اللہ جزائے خیر تجھ سے پائے

ایم کیو ایم

قائد کا قول، حق پرستوں کو ہے یاد
ہے جذبۂ خدمت ہی گلِ باغِ مراد
ایم کیو ایم نے زیادہ کی ہے سب سے
آفت زدگانِ زلزلہ کی امداد

صدر آزاد کشمیر نے کہا

کہتے ہیں یہ سردار محمد انور
خدمت میں ہے، ایم کیو ایم کا پہلا نمبر
مارے ہوئے جو زلزلے کے ہیں اُن کو
ہر قسم کی اِمداد بھی دی ہے بڑھ کر

❁❁❁

آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد انور نے کہا ہے کہ زلزلے کے متاثرین کیلئے ایم کیو ایم کی امدادی سرگرمیاں ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے یہ بات آج آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفرآباد میں ایم کیو ایم کے زیر اہتمام زلزلہ زدگان کیلئے تیار کیے جانے والے عارضی مکانات کی تنصیب کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ متاثرین کی امداد کیلئے بعض سیاسی جماعتیں اور فلاحی تنظیمیں آئیں لیکن تمام جماعتیں اور تنظیمیں وقتی طور پر امداد کرکے چلی گئیں۔ ایم کیو ایم واحد جماعت ہے جو مستقل مزاجی کے ساتھ زلزلہ زدگان کی امداد کر رہی ہے اور اس نے جو کردار ادا کیا ہے اور زلزلے کے متاثرین کیلئے ایم کیو ایم نے جو امدادی سرگرمیاں انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔

(روزنامہ قومی اخبار کراچی - ۲۲ر دسمبر ۲۰۰۵ء)

❁❁❁

اے جلوہ طرازِ محفل ما
رفتید ، ولے نہ از دلِ ما

❁❁❁

چہچہاتے بچے

غنچوں کی طرح یہ مسکراتے بچے
اپنے لہجے میں گنگناتے بچے
صیادِ اجل نے کر دیے ہیں خاموش
مانندِ طیور ، چہچہاتے بچے

پھول سے بچے

خونِ رگ جاں ان کا نچوڑا اللہ !
اور گردنوں کو اِن کی جھنجوڑا اللہ !
جو پھول سے بچے تھے، یقیناً معصوم
ان کو بھی نہ زلزلے نے چھوڑا اللہ !

❁❁❁

گم کردہِ مادر و پدر

گُم کردہِ مادر و پدَر یہ بچے
کرتے ہوئے آغازِ سفر یہ بچے
کیا جادہِ زندگی پہ چلتے چلتے
روتے ہی رہیں گے عمر بھر یہ بچے

سندِ موت

پیارے بچے گئے تھے پڑھنے اسکول
اپنے بستے اٹھائے، حسب معمول
اک زلزلے کا، دفعتہً آیا جھٹکا
بچوں نے بھی کر لی سندِ موت وصول

❁❁❁

گُل گوں بچے

سب مر گئے اسکول کے گل گُوں بچے
سر، اپنے ہی ڈیسکوں پہ رکھے رکھے
اللہ تجھے، نارِ جہنَم میں جلائے
غارت ہو تو جلد ، زلزلے کے جھٹکے

۱۳

اللہ

ماں باپ کو یاد کر کے روتے بچے
اشکوں ہی سے اپنے منہ کو دھوتے بچے
کب سے فریاد کر رہے ہیں اللہ
پیہم یہ تڑپتے، جان کھوتے بچے

خیموں میں

خیموں میں یہ سوگ وار بچے ہے ہے
خیموں میں یہ اشک بار بچے ہے ہے
ہیں خوف سے زلزلے کے اب تک مَبہُوت
خیموں میں یہ گُل عِذار بچے ہے ہے

چیل کوّوں کا ہجوم

ماں باپ کی جان تھے جو بچے معصوم
لاشوں پہ ہے اُن کی چیل کووں کا ہجوم
یہ دن بھی دکھایا ہے ہمیں تو نے ہی
اے زلزلۂ قاہر و غارت گر و شوم

اسکول کی چھت

کیا تیری سرشت میں تباہی کی ہے لَت
مٹی میں مِلائی، علم و فن کی حُرمت
اے زلزلے! تیرا ہی اشارہ پا کر
بچوں کا کفن بن گئی اِسکول چھت

اندیشۂ جاں گُداز

پالے گا اِنہیں کون، کہاں جائیں گے
اہلِ ستم اِن سے بھیک منگوائیں گے
ماں باپ، کبھی جن کو گُھڑکتے بھی نہ تھے
کیا جانیے، کس کس کے چَپَت کھائیں گے

خدایا

کیوں ہوگئے اپنے باپ ماں سے محروم
ماں باپ کے یہ لاڈلے بچے معصوم
کیا اِن کو جوانی کبھی راس آئے گی
بدلے گا خدایا کبھی ان کا مقسوم

معصوم بچے

تو نے کیسے کیا گوارا اللہ
کیوں موت کے گھاٹ انہیں اتارا اللہ
بچے تھے یہ معصوم، سیہ کار نہ تھے
پھر کیوں انہیں زلزلے نے مارا اللہ

اللہ کے منظورِ نظر

یہ زلزلے سے زیر و زَبَر بچے ہیں
گم کردہِ مادر و پدر بچے ہیں
چاہو اِنہیں تم، اپنے ہی بچوں کی طرح
اللہ کے یہ منظورِ نظر بچے ہیں

بے سہارا بچے

لائریب ہیں سرمایہ ہمارا بچے
بن جائیں درندوں کا نہ چارا بچے
محفوظ رہیں، بَردہ فروشوں سے مدام
معصوم، یتیم، بے سہارا بچے

اتنا تو بتا

جھٹکوں سے ترے کانپ رہی ہے یہ زمیں
اتنا تو بتا، زلزلۂ قہر آگیں
ماں باپ سے جو بچھڑ گئے ہیں بچے
ماں باپ سے اب، مل بھی سکیں گے کہ نہیں

یتیم بچے

جو فصل ہے نیکی کی، وہی کاشت کریں
جو سختیاں ہیں صبر سے برداشت کریں
پیار اِن سے کریں، اپنے ہی بچوں کی طرح
بچوں کی شب و روز نگہداشت کریں

چاند سے بچے

کیوں ہوگئے سوزِ غم سے اِن کے مُنہ لال
کیوں ہوگئے یہ پھول سے بچے بھی نِڈھال
اے زلزلے! کیوں رحم نہ آیا تجھ کو
کیوں کر دیے یہ چاند سے بچے پامال

اَسرارِ علوم

تعلیم سے رہ نہ جائیں بچے محروم
اِن کے بھی کُھلیں ذہن پہ، اسرارِ علوم
مستقبلِ روشن کا یہ سمجھیں مفہوم
اے قادرِ ذوالجلال، حیّ و قیوم

کیا یہ بھی تھے

یہ زلزلہ، یہ زلزلہ اللہ اللہ
لاکھوں ہی گھر اس نے کیے اک پل میں تباہ
مارا اِس نے ہزارہا بچوں کو
کیا یہ بھی تھے اللہ سراپا ہی گناہ

یہ کتابیں

منظر ہیں بھیانک ہی نظر میں ہر پل
دل تو ہے مُصِر کہ وادیِ غم سے نکل
بِکھری نظر آتی ہیں کتابیں جن کی
ملبے میں وہ بچے ہیں ، بہ آغوشِ اجل

ہزاروں بچے

عید آئی ، ہیں مغموم ہزاروں بچے
اے زلزلے، مظلوم ہزاروں بچے
ماں باپ کو، یاد کرکے روتے روتے
سو جائیں گے معصوم ہزاروں بچے

❁❁❁

۱۸/ ہزار طالبِ علم!

کیا تو نے سُنی تھی ان کی فریاد اللہ!
کرتے رہے پیہم جو تجھے یاد اللہ!
جو طالبِ علم، دَب کے ملبے میں، گئے
اَٹھّارہ ہزار ان کی تھی تعداد اللہ

❁❁❁

سنڈے میگزین جنگ کراچی، یکم جنوری ۲۰۰۶ء، صفحہ ۱۲، زلزلے پر رضوان احمد طارق کا مضمون

یتیموں کی پرورِش

جذبِ دل و جاں، کشش یتیموں کی کریں
جیسے بھی ہو کم خِلش یتیموں کی کریں
سب، اپنے ہی بچوں کی طرح اے راغبؔ
جی جان سے، پرورش یتیموں کی کریں

۳

میری امی

ممکن نہیں زلزلے کے زَجَر و توبیخ
لیکن اِسے لَوحِ دل پہ لکھ لے تاریخ
ملبے سے گزرتے ہوئے، میں نے جو سنی
''میری اَمّی'' یہ ایک بچے کی تھی چیخ

عالمِ برزخ میں

تعلیم و تعلّم کے تھے جو متوالے
وہ عالم برزخ میں ہیں ڈیرے ڈالے
ملبے میں ہیں، کاپیوں، کتابوں کے جو ڈھیر
ہیں خوابِ اجل میں ان کے پڑھنے والے

کہاں جائیں

بچے، بوڑھے، جوان اور بیوائیں
بچے نہیں جن کے زندہ، ایسی مائیں
اے زلزلۂ مہلک و بے درد بتا
فریاد کریں کس سے، کہاں یہ جائیں

معلوم نہ تھا

(۸/۱ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

دن کا آغاز زلزلے سے ہوگا
دَر قہر کا باز زلزلے سے ہوگا
لاشوں کے نظر آئیں گے، ہر سُو انبار
اِفشا یہ راز زلزلے سے ہوگا

لطمہ شیطانِ رجیم

اے خالقِ کائنات و رحمٰن و رحیم
یہ زلزلہ تھا ، لطمہِ شیطانِ رجیم
کیا اس کی دَھمک عرشِ علیٰ تک پہنچی
اے قادرِ مطلق اے سمیع، و علیم

خیموں کا جنگل

کہیے اِسے کیا نقش 'مکافاتِ عمل
کیوں ڈال گیا زلزلہ اک پل میں خلل
کچے، پکے مکان تھے جہاں، اب
خیموں کا ہے تا حدِّ نظر اِک جنگل

پیسا

روندا سبزے کو، بیخ و بُن کو پیسا
پامال کیا اِن کو ، تو اُن کو پیسا
اے زلزلے آنکھیں تری دونوں تھیں پٹم
ظالم ! گیہوں کے ساتھ گھن کو پیسا

زلزلے کا دائرہ

تھا زلزلے کا دائرہ بے حد ہی وسیع
انجام دیا تھا کس نے یہ کارِ شنیع
اللہ کی مرضی کو نہ ہوگا کوئی دخل
اللہ تعالیٰ کی تو ہے شان رفیع

❁❁❁

گم صم

ہے ذہن پہ زلزلے کا اِس درجہ اثر
ہو جاتا ہُوں ، دفعتہً ، میں گم صم اکثر
ٹی وی پہ جو ہولناک منظر دیکھے
آنکھیں جو کروں بند تو آتے ہیں نظر

◆

سب شریکِ غم ہیں

اس میں نہیں گنجایش وہم و تشکیک
یہ بات ہے سیدھی، سچی اور بالکل ٹھیک
پنجابی و سرحدی و سندھی و بلوچ
سب زلزلہ مُردگاں کے غم میں ہیں شریک

آوردہِ زلزلہ

آوردہِ زلزلہ مسائل توبہ
درپیش بہر گام ہے مشکل توبہ
ہیں صدر بھی فکر مند، اور ہم بھی ملول
ہو جائے نہ اللہ کہیں غافل توبہ

ہالِک جھٹکا

کیا راہِ فنا کا نہ تھا سالک جھٹکا
جو مِل گیا، سب کے منہ پہ کالک جھٹکا
مالک ہی نہیں تیرے سوا جب کوئی
پھر آ گیا کیسے مرے مالک جھٹکا

دوزخ کی دہکتی آگ

ہے زلزلہ مالکوس، دِیپک نہ بہاگ
زائیدۂ اِبلیسِ لعیں ہے یہ گھاگ
جاتی ہے تپش اَوجِ سَما تک اس کی
ہے زلزلہ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ

سر بہ سُجُود

تم، جادۂ شکر سے نہ ہرگز سرکو
اللہ کے سامنے جھکا دو سر کو
ہو جاؤ بِلا خوف و خطر سر بہ سجود
گرتا جب زلزلے میں دیکھو گھر کو

بَرنوکِ پاپوش

اے زلزلے بھاگ ، اپنے کُولھے مٹکا
نوکِ پاپوش پر ہے تیرا جھٹکا
بارِدگر اس طرف نہ آنا ہرگز
کردے نہ مشیت کہیں تیرا جھٹکا

ریلیف اور بحالی کا کام

ایک ایک پروگرام ہو شفاف اور ٹھیک
ہو ایک بھی شق اس کی نہ کم زور و رکیک
جو کام ریلیف اور بحالی کا ہے
اے کاش اپوزیشن بھی رہے اس میں شریک

❁❁❁

ایک ہی جھٹکا

اس کے قدموں کی چاپ ، کھٹکے سے بچا
جو زیب کمر ہے اِس کے، پٹکے سے بچا
ہے زلزلے کا ایک ہی جھٹکا مہلک
اے بارِ الٰہ اِس کے جھٹکے سے بچا

عتابِ آسماں

کہتے ہیں ، عتابِ آسماں زلزلہ ہے
اور کوہِ ہمالہ سے گراں زلزلہ ہے
شہروں کو جو کر دیتا ہے پل میں تلپٹ
وہ قہر زمیں، قہر زماں زلزلہ ہے

❁❁❁

دوزخ کا اِیندھن

دن اِس کی سزا کا مُتعیّن ہو گا
قسمت میں پناہ ، اور نہ مامن ہوگا
ہرگز نہ کرے گا اِسے اللہ معاف
یہ زلزلہ دوزخ ہی کا ایندھن ہوگا

کوئی کل سیدھی نہیں

اے زلزلے سیدھی نہیں تیری کوئی کل
اے ظالم و سفاک و دَنی و ارذل
تو کھا چکا آج تک کروڑوں انسان
ڈالا کرہِ ارض میں تو نے ہی خلل

بہ شکلِ زلزلہ

اصلاحِ بشر کو یہ نصاب آتا ہے
اور ساتھ لیے اپنے عتاب آتا ہے
دُنیا میں بہ شکلِ زلزلہ کیا راغبؔ!
اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے

جبراً قہراً

شکوہ نہ کریں، زبان پر ہے قدغن
ہر حکم مشیت پہ جھکا دیں گردن
اے زلزلے ! اس بات کا تو بھی ہے گواہ
ہم صبر پہ مجبور ہیں ، جبراً قہراً

کس کے حکم سے!

کیوں اس نے تباہی کا علم لہرایا
کیوں ظلم، یہ بے پناہ، اِس نے ڈھایا
اللہ تعالیٰ تو ہے رحمٰن و رحیم
یہ زلزلہ پھر حکم سے کس کے آیا

❁❁❁

طویلُ الجُثّہ

دیکھا ہے بہ چشمِ قہر سُوئے کہسار
مٹی میں ملائی آبروئے کہسار
یہ زلزلہ تھا بہت طویلُ الجثّہ
پنجوں میں جکڑ لیا گلوئے کہسار

❁❁❁

زلزلے سے نقصان

برسوں بھی تلافی کا نہیں ہے امکان
کیا ہو گی یہ مشکل مرے مولیٰ آسان
اس زلزلے نے ہمیں تو پہنچایا ہے
ایٹم بم سے کہیں زیادہ نقصان

حقیقی اَموات کا اِخفا

میری تو سمجھ میں نہیں آتی ہے یہ بات
کیوں ہم نے چُھپائیں ہیں، حقیقی اموات
ساری دنیا کو اس سے آگاہ کریں
خسّت نہیں، امداد کی ہوگی بہتات

❁❁❁

خالق اکبر دیکھے

ٹی وی پہ جو دل خراش منظر دیکھے
حیرت میں ہیں ناظرین، کیوں کر دیکھے
تو نے بھی یہ زلزلے کے خونیں منظر
دل تھام کے کیا خالق اکبر دیکھے

❁❁❁

ایسے ورکر

کرتے نہیں کام جو، کسی سے ڈر کر
راغبؔ تُو بھی تو ان کے دل میں گھر کر
ہے طرزِ عمل جن کا ، رضاکارانہ
ہیں باعثِ افتخار ایسے ورکر

❁❁❁

اللہ کی مرضی

لازم ہے ، مُقَدّم ہے خدا کی مرضی
یہ ایک حقیقت ہے نہ سمجھیں فرضی
ہوتے نہیں اللہ کی مرضی کے بغیر
جو بھی ہیں تغیّر طبَقاتَ الارضی

چُومکھی

جو وار بھی اس کا ہو ، گراں پڑتا ہے
جو دَھول یہ جڑتا ہے کڑی جڑتا ہے
اطراف و جہات بھی گواہی دیں گے
یہ زلزلہ جنگ، چُومکھی لڑتا ہے

❁❁❁

قہر و زلازل

یہ سلسلہ قہر و زلازل ہے ہے
کیسے ہوا یہ عذاب نازل ہے ہے
انسان سے، طے ہو بھی سکیں گی کہ نہیں
عمرِ گُزراں ! تیری منازل ہے ہے

کس سے کہیے

کیا زلزلے کا ہے جوش کس سے کہیے
یہ طنطنہ ، یہ خروش کس سے کہیے
ہر شخص کے سینے پہ ہے اک جبر کی سِل
معتوب ہیں، چشم و گوش کس سے کہیے

مادر پدر آزاد

کیا زلزلہ ، ٹالے سے بھی ٹل سکتا ہے
جس ملک کو چاہے یہ نگل سکتا ہے
اطراف و جہات کا نہیں یہ پابند
رُخ اپنا یہ ہر طرف بدل سکتا ہے

شورہ پشتی

اللہ رے، زلزلے کی شورہ پُشتی
اِس نے تو پہاڑوں سے لڑی ہے کُشتی
گنڈا گردی کو چھوڑ دے ، ناممکن
یہ تو وَلَدُ الحَیَض ہے ، جَدّی پُشتی

نائٹروجن بم

کہنا ہے یہ مشکل، اِس کا خطرہ کم ہو
سائنس ہے سکتہ میں ، سر اِس کا خم ہو
راغبؔ ! کر دے گا اس کُرے کو جو بھسم
وہ ، زلزلے ہی کا ''نائٹروجن بم'' ہے

اے عرش نشیں

یہ زلزلے کی تباہ کاری ہے ہے
انسان کی یہ ذلت و خواری ہے ہے
اے عرش نشیں! تو بھی تو سنتا ہوگا
یہ شورِ فغاں، یہ آہ و زاری ہے ہے

میرے اللہ

ہر شخص کی ہے زباں پہ آہ و فریاد
جو شاد تھے، اک پَل میں ہیں یکسر ناشاد
محفوظ رکھ اس شہر کو میرے اللہ
زَد میں ہے زلزلے کی اسلام آباد

❁❁❁

خیموں سے محروم

دریائے فنا کے پار اُتر جائیں گے
کیا بارش و برف سے یہ ڈر جائیں گے
خیموں سے جو محروم رہے ہیں اب تک
وہ لوگ، ٹھٹھر ٹھٹھر کے مر جائیں گے

مدِّ زلزلہ احسان

امریکہ و یورپ ہوں کہ چین و جاپان
بھارت ہو فرانس ہو کہ روس و ایران
ترکی و سعودی عرب و کینیڈا
اِن سب کے ، بہ مدِّ زلزلہ ہیں احسان

قضا کے ہاتھوں

ہیں شہر کھنڈر ، قہر و بلا کے ہاتھوں
اک زلزلہِ حشر نُما کے ہاتھوں
جو سطحِ زمیں پر تھے خراماں کل تک
ہیں زیرِ زمیں آج قضا کے ہاتھوں

جیو چینل پر

یہ زلزلہ ہرگز نہ قیامت سے تھا کم
دریائے تحیّر میں ہیں ڈوبے ہوئے ہم
کل تک جنہیں ہم، جیو جیو کہتے تھے
آج ان کا جیو[1] پہ ہو رہا ہے ماتم

❁❁❁

[1] ۱۴/اکتوبر ۲۰۰۵ء کو جیو (ٹی وی چینل) کے مشاعرے میں یہ رباعی فی البدیہہ پڑھی تھی

شاباش اہلِ کراچی

بخشا ہے خدا نے تمہیں دستِ زَر پاش
راہیں خدمت کی، کرتے رہتے ہو تلاش
کام آئے مصیبت زدگاں کے بے حد
شاباش ہے اے اہلِ کراچی شاباش

خدائے رحمٰن!

گھر بیٹھ گئے، دَب گیا گھر کا سامان
ہیں آہ بہ لَب، زلزلہ کشتہ انسان
سرکارؐ دو عالم کے یہ ادنیٰ ہیں غلام
امداد کر اِن کی، اے خدائے رحمان

دنیا کے ہر ملک نے

ایسی نہ پڑے کاش، کسی پر اُفتاد
ہل جائے، زمین ہی کی جس سے بنیاد
ہر ملک نے دنیا کے، کم و بیش اب تک
اس زلزلے میں کی ہے ہماری امداد

۵۷ لاکھ

لائی ہوئیں، سب آفتیں ہیں زلزلے کی
کیا کم ہے قیامت سے، مصیبت ایسی
مارے ہوئے زلزلے کے، ستّاون[1] لاکھ
کس طرح گزر بسر کریں گے اپنی

❁❁❁

[1] روزنامہ جنگ کراچی بابت ۱۴ر نومبر ۲۰۰۵ کے پہلے ہی صفحے پر ۵ کالمی سرخی

یہ جن

آتے رہے، زلزلے کے جھٹکے کئی دن
شاید نہیں اِنسداد ان کا ممکن
اندیشہ ہے، نازل نہ دوبارہ ہو جائے
لے کر، ملکُ الموت کو ہمراہ یہ جن

اہلِ ہمت

اہلِ ہمت وہاں بھی پہنچے ہر بار
اک بار بھی مشکلوں سے مانی نہیں ہار
رہتے تھے جو چوٹیوں پہ کہساروں کی
سامان کی ترسیل جہاں تھی دشوار

رضا کارانہ

دیکھے کوئی ان کی ہمت مردانہ
کرتے ہیں یہ جد و جُہد، اور روزانہ
خادم ہیں مُصیبت زدگاں کے بے لَوث
سرگرمِ عمل ہیں جو رضا کارانہ

❁❁❁

۶۴ دن بعد

ملبے میں دبی ہوئی تھی نقشہ بی بی
۶۴ دن بعد بھی ، یہ زندہ نکلی
اے زلزلے ! کس نے اِسے زندہ رکھا
یہ پوچھتے ہی بندھ گئی تیری گھکی

ظالم بھونچال

دل کش تھے جو خطے، ہوئے محرومِ جمال
اے وادیِ کاغان، ہے تو بھی پامال
ہر منظرِ دل نشیں ہے، ناسُورِ نظر
اس درجہ تباہ کُن تھا ظالم بھونچال

سرک گئے

اس زلزلہ صبح کا، اللہ رے وار
تھالے سے سرک گئے ہیں اپنے کہسار
اک آن میں زخمی ہوئے لاکھوں انسان
لاکھوں گھر ہو گئے ہیں، پل میں مسمار

آوردہِ زلزلہ

آوردہِ زلزلہ تباہی ہے اٹل
کیوں لرزہ براندام نہ ہوں دشت و جبل
کیا اس کی سزا بُھگَت رہے ہیں ہم بھی
آدم نے سرِ بہشت کھایا تھا جو پھل

دُکھ بھی نئے

اب دُکھ بھی نئے، درد نئے، غم بھی نئے
ہیں سلسلہ گریہ و ماتم بھی نئے
بھونچال نے کایا ہی پلٹ کر رکھ دی
محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہیں ہم بھی نئے

❁❁❁

فوج کے جیالے

خیمے ، کمبل سروں پہ لے جاتے ہیں
سامان بھی خچّروں پہ لے جاتے ہیں
یہ فوج کے گبھرُو تو ، جِیالے ہیں بہت
خوراک بھی یہ گھروں پہ لے جاتے ہیں

ممنُون ہیں سب

آہی گئے کام، تجرِبے، برسوں کے
جب زخم بھرے، پھُول کھلے سرسوں کے
کی خدمتِ زلزلہ نصیباں شب و روز
ممنون ہیں سب، ڈاکٹروں نرسوں کے

گم صم

بازار میں اب تو آتے جاتے ہوئے لوگ
سودا سلف اپنے گھر کا لاتے ہوئے لوگ
اس زلزلے کے بعد ہمیں اے راغبؔ
گم صم نظر آئے مسکراتے ہوئے لوگ

کہاں جائیں گے

اے زلزلے تیرے یہ جھنجوڑے ہوئے لوگ
کر کے معذور زندہ چھوڑے ہوئے لوگ
کون اِن کا کفیل ہے، کہاں جائیں گے
منہ جادۂ زندگی سے موڑے ہوئے لوگ

بڑا کام کیا

اِس زلزلے میں سب سے اَہَم کام کیا
اللہ تھا حامی، ہمہ دم کام کیا
ہے کوئی، جو معترف نہ ہو اے راغبؔ
فوج اور سویلین[1] نے بڑا کام کیا

❁❁❁

[1] Civilian

ہمالیائی مشکل

اک ختم ہوئی اور اک آئی مشکل
ہے طالب کمّل و رَضائی مشکل
سردی میں، شدید برف باری، اللہ
ہے دشمن جاں ہِمالیائی مشکل

دُعا سے ٹل جائیں

ممکن نہیں، عقل نارسا سے ٹل جائیں
سائنس کے اوج و اِرتقا سے ٹل جائیں
تدبیر و تدبر سے تو ٹلتے ہی نہیں
اے کاش، یہ زلزلے دعا سے ٹل جائیں

❁❁❁

فوج اور سویلین

رکھتے ہیں اِسی زمیں پہ مسکن دونوں
خدمت کو ہیں وقف اِن کے تن من دونوں
تعریف و ستایش کے ہماری، راغبؔ
حقدار ہیں، فوج اور سویلین دونوں

❁❁❁

جسمانی و ذہنی معذور

ہیں قابلِ رحم زلزلے کے مقہور
اے گردشِ دوراں ترے ہاتھوں مجبور
میرے اللہ تو شفا بخش اِنہیں
جو لوگ ہیں، جسمانی و ذِہنی معذور

❁❁❁

دشمنِ ارض

لے کر ٹلا قرض زلزلے کا جھٹکا
بھولا نہیں فرض زلزلے کا جھٹکا
اک پل ہی میں ظالم نے ہِلا دیں چولیں
تھا دشمنِ ارض، زلزلے کا جھٹکا

ذِہنی زلزلہ

جو قَلعہِ ضبط ہے ڈھا جاتا ہے
دل شدت درد سے پھٹا جاتا ہے
اب زلزلے کا نام بھی سنتا ہوں اگر
اک زلزلہ سا ذہن میں آجاتا ہے

❁❁❁

سرحدیں

اب تک بھی ٹھکانے نہیں جن کے اوسان
اب تک جنہیں خوفِ زلزلہ ہے ہر آن
مایوس جو ہو چکے ہیں مستقبل سے
ایسے، سرحد میں ہیں ہزاروں انسان

❁❁❁

اسم با مسمّیٰ اپوزیشن

ہو گا کبھی دل صاف اپوزیشن کا
اور ذہن بھی شفّاف اپوزیشن کا
اللہ تعالیٰ ہی ہدایت اِسے دے
ہے کام ہی اِختِلاف اپوزیشن کا

❁❁❁

شکارِ برف باری

موسم بدلا ، ہوئے ہزاروں بیمار
تو رحم کر ان پہ خالقِ لیل و نہار
جو لوگ ، شکار برف باری کے ہیں
سردی میں ہیں اُن کو گرم کپڑے درکار

سنگینیٔ موسم

خیموں میں کم از کم اُنہیں لایا جائے
طوفان سے، برف کے، بچایا جائے
اب تک ہیں جو آسماں کی چھت کے نیچے
سنگینیٔ موسم نہ انہیں کھا جائے

آسماں کی چھَت کے نیچے

اَبتر ہے بہت ہی راولاکوٹ کا حال
چھلنی جسے کر گیا ہے ظالم بھونچال
بیٹھے ہیں وہ آسماں کی چھت کے نیچے
گھر بار ہی باقی ہے نہ جن کا زر و مال

مصنُوعی اعضا

اعضا جن کے لگے ہیں کچھ مصنوعی
کیا اُن کو میسر کبھی آئے گی خوشی
اس زلزلے کے، کون پسِ پردہ تھا
اک بار تو دیکھ لوں میں صورت اس کی

ہمدردیِ اَبنائے وطن

ہر صوبے نے امداد کی، بے حدّ و حساب
دے تو ہی جزائے خیر ربّ الارباب
ہمدردیِ اَبنائے وطن کا راغبؔ!
دیکھا جو مظاہرہ نہیں اس کا جواب

❁❁❁

جوارِ رحمت

ناجی تم ہو، حصارِ رحمت میں رہو
شاداں، فرحاں بہارِ رحمت میں رہو
اے زلزلہ کشتگانِ عالی ہمت !
تا حشر تم اب جوارِ رحمت میں رہو

میرے آنسو

اب مجھ کو نہیں ہے اپنے دل پر قابو
ہیں منظرِ دردناک و خونیں ہر سو
اے زلزلے میں شہید ہونے والو !
یادوں کو ، جِلا بخش رہے ہیں آنسو

۹

تباہی جزوی

جب زلزلے کی زد میں تھا اسلام آباد
لاکھوں کی زباں پر تھی، مسلسل فریاد
اِس شہر پر آئی تھی تباہی، جزوی
تا حشر نہ ہو یہ، مرے مولا! برباد

سلام۔فوج کے جوانوں کو

اس پاک زمیں کے پاسبانوں کو سلام
افواجِ وطن کے نکتہ دانوں کو سلام
خادم ہیں جو زلزلے کے مارے ہووں کے
راغبؔ! ان فوج کے جوانوں کو سلام

نقشہ بی بی

ہے موت بھی دَنگ زندگی پر اِس کی
ممکن نہیں اندازہِ فضلِ رَبّی
دو ماہ دبی رہی جو ملبے میں، مگر
باایں ہمہ زندہ ہے وہ نقشہ بی بی

ادا شکر کرو

کوئی تو ہے زلزلے کی عِلّت سوچو
لب پر نہ کبھی حرفِ شکایت لاؤ
تم کو تو بچا لیا، یہی کیا کم ہے
اس قادرِ مطلق کا ادا شکر کرو

زلزلے کی پٹی پر

شہرِ قائد تُو علم و فن پرور ہے
خوش طالع و خوش نہاد و خوش منظر ہے
اللہ ! کراچی کو تو رکھنا محفوظ
یہ شہر تو زلزلے کی پٹّی پر ہے

موت کا راج

لے ہی لیا، اے زلزلے، جانوں کا خراج
آباد تھے جو شہر، کیے وہ تاراج
کل تک جہاں زندگی کی سُلطانی تھی
آتا ہے نظر آج وہاں موت کا راج

کیوں

نادان ہو، حرفِ ناروا کہتے ہو
سوچا بھی کبھی تم نے، کہ کیا کہتے ہو
اللہ تعالیٰ تو ہے رَحمٰن و رحیم
کیوں زلزلے کو قہر خدا کہتے ہو

شٹل کمرے

زخمِ دلِ ناشاد بھی سِل سکتا ہے
جو غنچہ خاطِر ہے وہ کِھل سکتا ہے
خیموں میں جو مطمئن نہیں ہیں، اُن کو
آرام، شٹل[1] کمروں میں مل سکتا ہے

❁❁❁

[1] Shuttle

ہلاک ہونے والو

دن کو پیوند خاک ہونے والو
آزادِ ہراس و باک ہونے والو
گزری ہے جو تم پر، وہ تمہیں جانتے ہو
اے زلزلے میں ہلاک ہونے والو

زلزلے کی تسخیر

اللہ سے کیوں شکوہِ تقدیر کریں
کیوں اپنے تحفظ کی نہ تدبیر کریں
قرآن کی آیت کو نظر میں رکھ کر
ہم بھی اب زلزلے کو تسخیر کریں

❁❁❁

۱؎ وسخرلکم مافی السموات والارض (پ سورہ آیت)

جاپان کی طرز پر

جاپان کی طرز پر مکاں ہم بھی بنائیں
تھرّائیں نہ جو، زلزلے سے آنکھ ملائیں
جاپان کے ماہروں سے، یہ فن سیکھیں
جاپان کے ماہرین کو ہم بھی بلائیں

اے کاش

لاشوں سے، پَٹے پڑے ہیں اَطراف و جِہات
اک زلزلہِ صبح کے اور یہ بَرکات
نازل نہ ہوں اِس پاک زمیں پر اے کاش
اللہ ! اب ارضی و سَمَاوی آفات

لنگڑے لُولے

جو ہو گئے زلزلے سے لنگڑے لولے
وہ جن کے اُتر گئے ہیں بازُو، کوُلھے
وہ جن کے گھروں کے بجُھ چکے ہیں چوَلھے
اُن سب کی خبر اے مرے اللہ توَ لے

ڈونرز کانفرلس

راغبؔ! رہیں مُعطیانِ عالم دل شاد
اِن پر نہ پڑے، پڑی جو ہم پر اُفتاد
آئے تھا یہاں، جو معطیانِ عالم
کی بڑھ کے توقع سے ہماری امداد

غور کریں

اِس مسئلے پر غور کریں، اہلِ نظر
ماں باپ کا سایہ نہیں جن کے سر پر
کیا ہو بھی سکیں گے مُندمل زخم اُن کے
وہ عمر بسر کریں گے اپنی کیوں کر

شوم ولَہُوم

مُستَوجبِ لعنت ہے توزقوم و ذموم
ہے دوزخیوں میں ترے کرتُوت کی دھوم
بچے، بوڑھے، جوان کھائے تُو نے
اے زلزلہِ گُرسنہ و شُوم و لہوم!

❁❁❁

لہوم: بہت کھانے والا، پیٹو
زقوم: تھوہر کا درخت جس کا پھل دوزخیوں کو کھلایا جائے گا

کم نہ تھا ایٹم بم سے

یہ زلزلہ، کچھ کم نہ تھا ایٹم بم سے
کودا جو پہاڑوں پہ، اچانک دھم سے
اے کاش، تباہ کاریوں کو اِس کی
راغبؔ! کوئی دل تھام کے پوچھے ہم سے

یہ زلزلہ

یہ زلزلہ تھا کوہِ ہمالا سے بلند
کم صبحِ قیامت سے نہ تھی اِس کی زقند
تھی اس کے جِلَو میں جو تباہی وہ تو
سونامی و قطرینہ سے راغبؔ تھی دُو چند

جاپان میں زلزلے

سو زلزلوں کا روز کم و بیش امکان
سنتے ہی یہ گم ہو گئے میرے اوسان
حیرت ہے مجھے رئیس[1] علوی کے بقول
ہلتا رہتا ہے زلزلے سے جاپان

❁❁❁

[1] پروفیسر رئیس علوی کئی برس بہ سلسلہ تعلیم و تعلم جاپان میں رہے

الائی

جس وقت، الائی[1] پہ مصیبت آئی
لی[2] زلزلے نے پہاڑ پر انگڑائی
دو لاکھ کی، مختصر سی، آبادی پر
کس نے اللہ! یہ قیامت ڈھائی

۱؎ مانسہرہ کا ایک گاؤں۔ آبادی تقریباً ۲ لاکھ ۲؎ ذم کا پہلو گوارا کرلیں

کیوں

وہ لوگ، جو زلزلے سے معذور ہوئے
جینے پہ، اِسی حال میں مجبور ہوئے
کیوں تیرے کرم سے ہیں وہ محروم اللہ!
دل جن کے غم و درد سے معمور ہوئے

اپوزیشن کا طرزِ عمل

کیوں تم کو مصیبت زدگان چھوڑ دیا
رُخ اپنا، سُوے بے خبرِی موڑ دیا
جو طرزِ عمل اب ہے اپوزیشن کا
اس نے تو، عوام کا بھی دل توڑ دیا

مستقل معذوری

اللہ تعالیٰ کو ہے کیا مجبوری
کیوں ان کی مرادیں نہیں کرتا پوری
کون ان کو کھلائے گا، سہارا دے گا
قسمت میں ہے جن کی مستقل معذوری

بَطنِ زمیں میں

وہ ہوگا، مشیّت کا جو ہے فَرمُودہ
تخلیقِ مشیت ہی تو ہے بَرمودہ[1]
کیا جانے کوئی ، کہ کب تولّد ہو جائے
ہیں بطنِ زمیں میں، زلزلے آسُودہ

❁❁❁

[1] برمودہ ٹرائی اینگل

مرنے والو

چاکِ دلِ صد چاک سِیو گے کہ نہیں
صہبائے ُملاَطفَت پِیو گے کہ نہیں
یَلغار میں زلزلے کی مرنے والو!
کیا قبل قیامت سے، جِیو گے کہ نہیں

سرحد

ہر طرح کا نقصان ہوا ہے بے حد
سب تیری نظر میں ہے یہ اے ربِّ صمد
سرحد میں بھی اس نے اپنے پنجے گاڑے
ہوتی نہیں زلزلے کی کوئی سرحد

ﷻ ﷻ

اللہ اللہ

تھا زلزلہ قہرِ تام اللہ اللہ
صہبائے فنا کا جام اللہ اللہ
ہے باغ کی تو زمین بالکل چھلنی
برباد ہے بٹگرام اللہ اللہ

حکمتِ بالِغہ

کیوں روئے زمیں پہ زلزلے آتے ہیں
تیرے بندوں پہ کیوں ستم ڈھاتے ہیں
کیا حکمت بالغہ ہے اس میں اللہ
لاکھوں انسان، جان سے جاتے ہیں

برف باری شروع

بارِ دیگر، تباہ کاری ہے شروع
پھر، سلسلۂ گریہ و زاری ہے شروع
ناران میں کاغان میں اور لیپہ میں
اے بارِ الٰہ، برف باری ہے شروع

اَثرات

مظلوم کریں گے آہ و زاری دن رات
بَرمائے گی دل ، کش مکشِ موت و حیات
یہ زلزلہ تھا جو ۸ اکتوبر کا
برسوں باقی رہیں گے اس کے اثرات

گرے

مسمار ہوئیں مسجدیں، اسکول گرے
منبر ہوئے سَرنگوں اور اسٹول[1] گرے
اس زلزلے نے ، کسی کو بخشا ہی نہیں
رَوندے گئے معقول تو مجہول گرے

❁❁❁

[1] Stool

مُخیّرِانِ عالم

بھیجو، تو ، مخیّرانِ عالم امداد
درکار ہے، درکار ہے پیہم امداد
دنیا کے ممالک سے جو آئی اب تک
وہ تو ہے ضرورت سے بہت کم امداد

فرض ہے

ہر عورت و مردِ خستہ جاں کی امداد
ہر طفل کی، ہر پیر و جواں کی امداد
اِس عالمِ آب و گل میں رہنے والو
ہے فرض مصیبت زدگاں کی امداد

اللہ کی قدرت

میں نے دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھا
دیہات کا، شہر کا، اُجڑنا دیکھا
اے زلزلے اتنا تو بتا، کیا تو نے
اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا

❁❁❁

۱ پہلے مصرعے کے ارکان بحر ہیں: مفعولن مفعولن مفعولن فع

دُھنک دیے

اے زلزلے ! ماتم نہ ہو کیسے دن رات
اپنوں سے، بچھڑ گئے ہیں اپنے ہیہات
تو نے تو جھٹک دیے مرے شہر کئی
تو نے تو دھنک دیے ہزاروں دیہات

یہ لوگ

یہ اوج سے، پستی میں اُتارے ہوئے لوگ
یہ گردشِ افلاک سے ہارے ہوئے لوگ
عیدالاضحیٰ پہ یاد رکھنا اِن کو
یہ لوگ ہیں، زلزلے کے مارے ہوئے لوگ

❁❁❁

قابضُ الارواح

ہم زلزلے کو قاتل و سفّاح کہیں
کیا ، تو ہی بتا فالِق الاصباح کہیں
ناخوش نہ اگر تو ہو، تو بے چُون و چرا
ہم زلزلے کو قابضُ الارواح کہیں

دعا کی لہریں

ہیں دشمن جاں سرد ہوا کی لہریں
کشتی کی عدو بحرِ فنا کی لہریں
کوئی یہ مصیبت زدگاں سے کہہ دو
جاتی ہیں سرِ عرش دعا کی لہریں

رَٹیں

اللہ اللہ ! وہ کیوں نہ دن رات رَٹیں
روتے روتے ہی جن کے، دن رات کٹیں
آئے تو مَسَرّت کی نظر، کوئی کرن
بادل جو گلا گھونٹ اندھیرے کے چھٹیں

زلزلے آئیں گے

مجھ کو ہے یقین، زلزلے آئیں گے
بے درد و لعین زلزلے آئیں گے
ممکن ہی نہیں نَجات اِن سے راغبؔ
جب تک ہے زمین زلزلے آئیں گے

❁❁❁

آواز رُندھ گئی

ہے فکرِ رسا کی متاثّر پرواز
دَر فکر و تَردّد کا ہوا ذہن میں باز
اس درجہ اثر ہے زلزلے کا دل پر
کہ آہ ! تو رُندھ گئی گلے میں آو از

❁❁❁

ربّ الارباب!

کر کچھ تو خیال ان کا ربّ الارباب
یہ لوگ ہیں کم زور و ضعیفُ الاَعصَاب
جو زلزلے میں بچ گئے ہیں مرنے سے
کیا ان کے لیے ہے، برف باری کا عذاب

❁❁❁

شاید ہی ملے گا

جس شخص سے بھی بات ہوئی ہے میری
خود اس نے بھی بات زلزلے کی چھیڑی
شاید ہی ملے گا کوئی ایسا انسان
دل جس کا نہ ہو نشترِ غم سے زخمی

مواخِذہ

اے زلزلہِ قہر و شقاوت کردار
ہیبت سے تری تو لرز اُٹھّے کہسار
تجھ سے بھی مواخذہ کرے گا کوئی
کیا تجھ پہ نہیں اُس کی نگاہِ قہار

آہ پاک فوج کے جواں

جھٹکے نہ ہوں کیوں زلزلے کے وجہِ قلق
جاں کاہ یہ صدمہ تو ہے، اے ربِّ فلق
زخمی ہوئے چار سو پچاس اے راغبؔ!
دو سو فوجی جواں ہوئے واصلِ حق

❁❁❁

(۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کو ساڑھے چھ بجے شام)

پکارے جاؤ

اپنے سینے پہ ہاتھ مارے جاؤ
غصّے کو اِسی طرح اُتارے جاؤ
رخصت ہوا وہ تو ایک جھٹکا دے کر
اب زلزلہ زلزلہ پکارے جاؤ

❁❁❁

مشیت کے کھیل

طوفان، وبائیں، زلزلے آتے ہیں
ایٹم بم سے زمین دَہلاتے ہیں
کرتے ہیں جو انساں کو تباہ و برباد
وہ کھیل، مشیت کو بہت بھاتے ہیں

سردی اور برف

ہو گا وہاں، کیا حالِ مصیبت زدگاں
سردی بھی بہت ہے برف باری بھی جہاں
کیا برف کا بار اٹھا سکیں گے خیمے
کون اُن کا، بجز ترے ہے، اللہ میاں

سوئے ہوئے لوگ

یہ زلزلے کے قہر میں کھوئے ہوئے لوگ
سُو فار و سِناں میں یہ پِروئے ہوئے لوگ
یہ اپنے ہی خون میں ڈبوئے ہوئے لوگ
یہ طین زمیں اُوڑھ کے سوئے ہوئے لوگ

❁❁❁

طین : گارا، مٹی

گھمنڈ

ہے زلزلے کو، زورِ تباہی پہ گھمنڈ
کس بات کا لیتا ہے زمیں سے یہ ڈنڈ[1]
تُو خیمہ نشینوں کو اماں میں رکھنا
اللہ ! یہ فصلِ برف باری اور ٹھنڈ

[1] جرمانہ، تاوان

کڑی آزمائش

یہ زلزلہ تو اک آزمایش تھی کڑی
آیندہ نہ آئے کبھی ایسی تو گھڑی
انگشت بدنداں تھے ملائک سرِ چرخ
تم کو تکتی رہی، قیامت کی بھی گھڑی

حاضر و ناظر

یہ زلزلہ تھا، صبحِ قیامت بہ کنار
تھی اِس کی شقاوَت، ملکُ الموت شکار
سر پیٹ رہے تھے بے تحاشا کہسار
اور حاضر و ناظر تھا، خدائے قہار

قُطبُ الاَقطاب

تھا زلزلہ، زلزلوں کا قطب الاَقطاب
کم ، نارِ جہنَم سے نہ تھا اس کا عتاب
گھر گر گئے لاکھوں اور مرے بھی اک لاکھ
معذور بھی، زخمی بھی ہیں بے حد و حساب

پہلا بھونچال

تحقیق ہی کرنا ہے تو تاریخ کھنگال
قبلِ تاریخ کا تو کُھلتا نہیں حال
ممکن ہے کہ ہنگامِ خُروجِ آدم
آیا ہو مری زمیں پہ پہلا بھونچال

۷۵ جوڑوں کی شادی

حاصل ہوئی بعدِ زلزلہ دل کو خوشی
اللہ نے کی مرادِ ان کی پوری
خوش بخت ہیں راغبؔ وہ ۷۵ جوڑے
شادی جن سب کی مانسہرہ میں ہوئی

بحوالہ روزنامہ جنگ، کراچی، مورخہ ۲۸/نومبر ۲۰۰۵ء
پہلا صفحہ، کالم ۷۔۸

قہرِ طویلُ المیعاد

اُجڑے ہوئے شہر ہو سکیں گے آباد
جو ہو گئے ناشاد، کبھی ہوں گے وہ شاد
راغبؔ ! یہ بتائیں ماہرینِ فن ہی
کیا زلزلے ہے قہر طویل المیعاد

❁❁❁

پروردۂ سفا کی

یہ زلزلہ، پروردۂ سفّاکی ہے
حیرت انگریز اس کی چالاکی ہے
تخلیق اسے اللہ کیا کیوں تو نے
شیطان عدوُ ئے آدمِ خاکی ہے

❁❁❁

خود کفیل

اے زلزلہ خستگانِ سرحد تم پر
دائم رہے اللہ تعالیٰ کی نظر
امداد کی آیندہ ضرورت نہ رہے
ہو کر رہو، خود کفیل تم، بارِ دگر

گزند

پہنچائی ہے زلزلے نے لاکھوں کو گزند
حاصل تھی جنہیں شانتی، سُکھ، چین، آنند
انساں کو زلزلے سے نفرت ہے بہت
کیا تجھ کو یہ اللہ تعالیٰ ہے پسند

زِندہ دَرگور

گبھرو، کم زور ہو گئے ہیں لاکھوں
بہرے اور کور ہو گئے ہیں لاکھوں
ایسا تو کبھی زلزلہ آیا ہی نہ تھا
زندہ درگور ہو گئے ہیں لاکھوں

❁❁❁

زلزلہ پروُف گھر

جاپان میں ہیں جو فیلسُوف اچھے ہیں
عاقل اچھے کہ بے وقوف اچھے ہیں
مہلک دَہ منزلہ عمارات سے تو
وہ گھر، جو ہوں زلزلہ پُروف اچھے ہیں

معذوروں کی خدمت

بن جائے یہ قوم، ڈھال معذوروں کی
خدمت کرے خستہ حال معذوروں کی
اللہ نے جن کو استطاعت دی ہے
فرض ان کا ہے، دیکھ بھال معذوروں کی

AAAA

زلزلے کی پلیٹیں

اے مالکِ لَوح و قلَم و عرش نشیں
کیا یہ بھی ترے قبضہ قدرت میں نہیں
ہو جائے لُہیمی[1] حرکت سَلب ان کی
جو زلزلے کی پلیٹس[2] ہیں زیر زمیں

❁❁❁

[1] لہیم: موت، بلا اور سختی

[2] Plates

تعمیرِ نو

جو ہو گئے برباد، وہ ہوں گے آباد
جائے گی نہ رایگاں کسی کی فریاد
غافل نہیں ، ارباب حکومت ، راغبؔ
ہو گی تعمیرِ نو، طویل المیعاد

مچان نہ مکان

لائیں وہ کہاں سے، حِفظِ جاں کا سامان
گُم زلزلے سے جن کے ہیں اب تک اوسان
دل شاد تھے کل تک جو گھروں میں اپنے
آج اُن کو مچان ہے میسر نہ مکان

AAAA

شہید ہونے والو

یکسر محرومِ دید ہونے والو
فردوسِ بریں رسید ہونے والو
بھولیں گے تمہیں تو ہم نہ مرتے دم تک
اے زلزلے میں شہید ہونے والو

شرمندہ احساں

اے زلزلے ! نادم و پشیماں ہم ہیں
تیرا ہے کرم، سر بہ گریباں ہم ہیں
ڈستی رہی دشمنی ہی جن کی اب تک
آج ان کے بھی شرمندہ احساں ہم ہیں

تمہارے غم خوار

مایوس نہ ہو، رحمت رب سے زِنہار
رحم و کرم و لُطف کے تم ہو حق دار
اے خستہ دِلاں، غم زدگانِ سرحد
سب اہلِ کراچی ہیں تمہارے غم خوار

انگُشت بدَنداں

برباد کیے، زلزلے نے جن کے مکان
انگشت بدنداں ہیں وہ مظلوم انسان
جو ہو گئے بے گھر، انہیں گھر جلد ملیں
کوشش تو حکومت کی ہے حتّیٰ الامکان

مختصرُ المیعادی

مایوں نہ ہوں ، زلزلے کے فریادی
ہیں رُو بہ عمل جماعتیں امدادی
ہو جائے گی ناپَید، بہ تدریج اک دن
مشکل نہیں یہ ، مختصر المیعادی

بھرا بیٹھا تھا

یہ زلزلہ آفت ہی کا تھا پرکالا
یہ زلزلہ سو زلزلوں کا تھا باوا
کیا جانیے کب سے یہ بھرا بیٹھا تھا
جھپکی بھی نہ تھی پلک جو دَھم سے کودا

برف و بارش

یہ گردشِ ایام سے ہارے ہوئے لوگ
راتیں تہہِ آسماں گزارے ہوئے لوگ
نعمت ہے تری ہی برف و بارش اللہ
مرجائیں نہ زلزلے کے مارے ہوئے لوگ

❁❁❁

جڑیں کاٹ گیا

آبادیاں دِیمک کی طرح چاٹ گیا
اک آن میں لاشوں سے گڑھے پاٹ گیا
ایسے بھی ہزار ہا تھے راغبؔ یہاں گاؤں
جن کی یہ زلزلہ جڑیں کاٹ گیا

صدیوں کا تجربہ

ممکن نہیں زلزلے سے انسان کی جیت
ہیچ اس کے مقابلے میں ہیں بھُوت پریت
صدیوں کا ہے تجربہ یہی اے راغبؔ
کوئی بھی نہیں زلزلے جیسا عِفریت

آسمانی گولہ

سرحد میں گرا جو ناگہانی گولہ
کہیے اسے آپ، قہر مانی گولہ
کم ہوں گے بہ مشکل ہی اب اس کے اثرات
یہ زلزلہ تھا اک آسمانی[1] گولہ

❁❁❁

[1] ناگہانی آفت

بے لَوث خدمت

لازم ہے کہ خدمت کا ہو بے لوث جنون
سرحد میں بہا ہے زلزلے سے جو خون
مظلوموں کی امداد کریں بے غِل و غِش
ہو پیشِ نظر وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْن[1]

مُتکفّل ہو جائیں

دل شاد، یہ معذور، یہ بسمل ہو جائیں
آئے نہ وہ دن، ہلاکِ مشکل ہو جائیں
زندہ ہیں جو بے یار و مددگار ہنوز
اہل دول ان کے متکفل ہو جائیں

اے خالق کائنات

اے خالق کائنات و اطراف و جہات
بالا فہم بشر سے ہیں تیرے صفات
چھلنی ہے مری زمیں کا دل زلزلوں سے
اب زلزلوں سے، مستقلاً بخش نجات

❁❁❁

دو پہاڑ مل گئے

جس نے دیکھا ، اُسی سے معلوم ہوا
صد پارہ ہمارا دلِ مغموم ہوا
اس طرح سے دو پہاڑ اک پل میں ملے
جو گاؤں تھا' ان کے بیچ' معدوم ہوا

سینہ کُوٹا

کیوں قہر فلک ، مری زمیں پر ٹوٹا
کیوں زلزلے نے سُہاگ اس کا لوٹا
جس نے بھی تباہی کے مناظر دیکھے
چلاّ کے اُسی نے اپنا سینہ کوٹا

❁❁❁

زلزلے کے کارنامے

اس نے تو چٹانوں کو لتاڑا کیا کیا
اس نے تو پہاڑوں کو پچھاڑا کیا کیا
اس زلزلے کی لائے گا کیا کوئی نظیر
دیہات کو ، شہروں کو اُجاڑا کیا کیا

وہ کون ہے

کس نے یہ زلزلے کو آزادی دی
پہنچا یہ جہاں بھی اس نے بربادی دی
دیہات کا شہروں کا کیا اس نے شکار
وہ کون ہے جس نے خوئے صیادی دی

چھوڑیں کیسے

منہ اپنا، پہاڑوں سے یہ موڑیں کیسے
جو عہد تھا آبا سے، وہ توڑیں کیسے
آباد تھے جن چوٹیوں پر اِن کے بزرگ
اُن چوٹیوں کو ، آہ ، یہ چھوڑیں کیسے

خیمے رِسنے لگے

بے بس پسنے لگے الٰہی توبہ
ماتھے گھسنے لگے الٰہی توبہ
سرما میں، شدید برف باری کا عذاب
خیمے رِسنے لگے، الٰہی توبہ

ایدھی کے رضا کار

خدمت ، دل سے، بہ شدّ و مَد کرتے ہیں
راضی تجھے، اے ربِّ صمد کرتے ہیں
جو زلزلے کے ہیں زخم خوردہ ان کی
ایدھی کے رضا کار مدد کرتے ہیں

حالیہ زلزلہ

یہ حالیہ زلزلہ تو ہے سب سے عظیم
اِس کی ہیبت کو سب کریں گے تسلیم
جب کوئٹے میں زلزلہ آیا راغبؔ!
اس[1] وقت تھا میں، محوِ حصولِ تعلیم

❁❁❁

[1] یہ زلزلہ ۱۹۳۵ء میں آیا تھا

پہاڑ سرکے

وقت ۸ سَوا ۸ بجے تھا، دن کا
ایسے سَرکے پہاڑ، جیسے تنکا
آبادیاں دھنس گئیں زمیں کے اندر
کیا جانیے کیا حال ہوا ہے اِن کا

تہ و بالا

اللہ رے، زلزلے کا یہ قہر و غضب
کُھلتا ہی نہیں کیا ہے تباہی کا سبب
کلی تک جسے، شہرِ زندگان کہتے تھے
راغبؔ! تہ و بالا ہے وہ بالاکوٹ اب

وزیرِاعظم سے

حاصل کریں اعتماد اپوزیشن[۱] کا
یہ نُقطہ ہے باہمی رِکوگ نیشن[۲] کا
ازراہِ کرم وزیراعظم صاحب
احساس دلائیں اپنی پوزیشن[۳] کا

❁❁❁

۱ Opposition ۲ Recognition ۳ Position

فوج کا کارنامہ

دل، فوج کی ہمت کو مرا مان گیا
فوجی ہیں بہت دلیر میں جان گیا
ممکن جہاں، ہیلی کاپٹر سے بھی نہ تھا
لَد کر وہاں خچّروں پہ سامان گیا

ہم بھی مر جائیں

بوڑھے، بچے، جوان، کُھوسٹ، بیوائیں
جو دل پہ گزر رہی ہے کس کس کو سنائیں
اپنے تو سبھی مر گئے، اب خاک جیئں
اِن کے تو یہ جی میں ہے کہ ہم بھی مر جائیں

❁❁❁

مثلِ اجداد

مقبوضہ ہو کشمیر کہ کشمیر آزاد
دونوں میں بہم پیار ہے مثلِ اجداد
اک دوسرے کے اب یہ شریکِ غم ہیں
اک روز، گلے ملے گی، اِن کی اولاد

❁❁❁

سونامی دنگ ہے

اے کاش، یہ مُنتج ہو، بہ خوش انجامی
اللہ ہے مصیبت زدَگاں کا حامی
جو زلزلہ آیا تھا وطن میں، میرے
اس کو تو ہے دنگ دیکھ کر سونامی

اُپوزیشن

جو طرزِ[1] عمل ہے اب اپوزیشن کا
اِس سے پہلے تھا کب اپوزیشن کا
خدمت میں، مصیبت زدگان کی ہے مگن
بھرتے ہیں، دَم اب تو سب اپوزیشن کا

❁❁❁

[1] اللہ کرے کہ طرزِ عمل قائم رہے

ڈاکٹرز

جو ڈاکٹر اس وقت ہیں سرگرمِ عمل
خدمت کا مریضوں کا ملے گا انہیں پھل
نیکی ہی تو نیکی کا صلہ ہے راغبؔ!
ہوگا، نہ ہُوا ہے کوئی نیکی کا بدل

❁❁❁

پاک فوج

تو نے رکھا خیال ان کا ہر آن
جو مشکلیں ان کی تھیں، وہ کردیں آسان
بھولیں گے نہ عمر بھر مصیبت زدگان
ان پر ہیں جو پاک فوج تیرے احسان

اِستفادہ کریں

اِکّیسویں ہیں صدی میں سادہ ہم لوگ
ماضی میں تھے ہُشیار زیادہ ہم لوگ
جاپان میں جو آج ہے طرزِ تعمیر
کیوں اس سے کریں نہ استفادہ ہم لوگ

اب کھنڈر

دل تھام کے آج ہم اِدہر آتے ہیں
دامن پہ لیے، گردِ سفر آتے ہیں
کسی درجہ کبھی چہَل پہَل تھی ان میں
یہ شہر جو اب کھنڈر نظر آتے ہیں

اِک آن میں

ہنگام سحر، پڑی یہ کیسی اُفتاد
لرزاں ہے زلزلے سے اسلام آباد
اک پل میں ہوا ہے مانسہرہ تلپٹ
اک آن میں برباد، مظفر آباد

جاپانی اور زلزلے

رو رو کے وہ اپنی جان کھوتے ہی نہیں
دامن اشکوں سے وہ بھگوتے ہی نہیں
جاپان میں زلزلے بہت آتے ہیں
وہ تو کبھی فکرمند ہوتے ہی نہیں

فوج کے جوان

کہساروں کی چوٹیوں پہ تھے جن کے مکان
امداد ان کی نہیں تھی ہرگز آسان
یہ کام بھی فوج کے جوانوں نے کیا
اُن تک بھی تو خچروں سے پہنچا سامان

مستقل معذوری

کیا ہوگی تمنا کوئی ان کی پوری
گھیرے ہی رہے گی کیا انہیں مجبوری
کون اُن کی گزر بسر کا ذِمّہ لے گا
قسمت میں ہے جن کی، مستقل معذوری

مان سہرا

کیا زلزلہِ صبح تھا بہرا اللہ!
کیوں اس پہ بٹھایا نہیں پہرا اللہ
آباد تھا، شاداب تھا کل تک لیکن
ویران ہے آج مانسہرا اللہ!

برف باری کا عذاب

حالات نومبر میں تو ہیں اور خراب
مظلوم ہیں مشکلوں میں، ربّ الارباب
خیموں میں، ٹپک رہا ہے پانی، ٹَپ ٹَپ
اب دشمنِ جاں ہے برف باری کا عذاب

سوغات

کس نے بھیجی تھی زلزلے کی سوغات
کس کے رعب و جلال کی تھی یہ زکات
ہے سامنے اس کے ہیچ سونامی بھی
قطرینہ بھی کچھ نہیں، مُسلّم ہے یہ بات

ط ط

ٹوٹے

سڑکیں بھی ہوئیں تباہ، پُل بھی ٹوٹے
تودے جو گرے تو جُزو و کُل بھی ٹوٹے
ترسیلِ رَسَد میں پڑ گیا ہے رَخنہ
جھٹکوں سے جب اَوتادِ سُبُل بھی ٹوٹے

❁❁❁

اوتاد: میخیں، کھوٹیاں- سُبل: راستے

سطحِ زمیں کے نیچے

تشکیک ہے پردے میں، یقیں کے نیچے
نفرت کی شکن چینِ جبیں کے نیچے
وہ سطحِ زمیں پہ موت بن جاتے ہیں
جو زلزلے ہیں سطحِ زمیں کے نیچے

❁❁❁

اس پر بھی بس نہ کی

غازی آباد، بٹگرام و پارس
مسلا اِنہیں زلزلے نے، مانندِ مگس
کھا ہی گیا دھیر کوٹ و کالا ڈھاکہ
اس پر بھی نہ کی ظالم و بے درد نے بس

ارضیاتی اثرات

انسان نے زلزلے سے کھائی تو ہے مات
غالب یہی آئے گا رہے یاد یہ بات
ایسے ہیں مرے وطن میں لاکھوں افراد
ہیں ذہن پہ جن کے، ارضیاتی اثرات

زلزلے کے زخم

نعمان پُورہ، شانگلا، باغ و جہلم
تھاکوٹ، سدھن گلی، چکوٹھی، نیلم
ان سب ہی نے زلزلے سے کھائے ہیں زخم
وقتِ گزراں بھی نہیں اُن کا مرہم

محاربانی انداز

قتل و غارت میں ہر جہاتی انداز
خوف و دہشت ، جدالیاتی انداز
کُشتوں کے لگا دیے ہیں پشتے اس نے
ہے زلزلے کا محاربانی انداز

محفوظ پناہ گاہیں

ہو جائیں نہ برف سے یہ خیمے مغلوب
مغموم بہت ہیں زلزلے کے معتوب
دیدو اِن کو ٔ پناہ گاہیں محفوظ
ہے آپ کو زندگی جو ان کی محبوب

میرے اللہ

گھائل ہوئے زلزلے سے کیا کیا گُل رُو
مٹی میں ہوا جذب، حسینوں کا لَہُو
کیا تیرے یہ بندے نہیں، میرے اللہ
کاٹے گئے جن کے ہاتھ، ٹانگیں، بازُو

اپنائیں

ہر طرح مصیبت زدگاں کے کام آئیں
اَجر اس کا خدائے دوجہاں سے پائیں
اللہ نے جن کو اِستِطاعت دی ہے
للہ وہ ایک خاندان کو اپنائیں

توفیقِ تباہی

سر تو نے اٹھایا ، تجھے ٹوکا بھی نہیں
اے ظالم و اَظلم تجھے ٹھوکا بھی نہیں
جس نے تجھے توفیقِ تباہی دی ہے
اے زلزلے ! اس نے تجھے روکا بھی نہیں

اُتھل پُتھل

چَوپَٹ کیے شہر، اتھل پتھل گاؤں کیے
اب موت مُسَلّط ہے یہاں چھاؤں کیے
کیا زوجۂ زلزلہ پچھل پائی تھی
اُلٹے اپنے سحر کو بھی پاؤں کیے

❁❁❁

انسان کی عبرت

اک پل ہی میں کوہ سار کو دے پٹکا
باندھے تھا یہ زلزلہ فنا کا پٹکا
انسان کی عبرت کو ہو کافی اے کاش
جھٹکے نہیں، زلزلے کا صرف اِک جھٹکا

روتے دیکھا

پسپا کبھی زلزلے کو ہوتے دیکھا
اس کو تو سفینے ہی ڈُبوتے دیکھا
جن کو یہ ہڑپ کر گیا اک لمحے میں
اُن کے پَس ماندگاں کو روتے دیکھا

❁❁❁

اِمداد کی اِلتجا

جو شہر، جو گاؤں ہوگئے ہیں برباد
کرنا ہوں گے ہمیں دوبارہ آباد
ساری دنیا سے التجا ہے راغبؔ
ساری دنیا کرے ہماری اِمداد

مولیٰ فریاد

کیسے لکّھوں میں زلزلے کی رُوداد
کیسے یہ پڑی اہلِ وطن پر اُفتاد
لاکھوں بے گھر ہوئے، ہزاروں ناپید
فریاد ہے فریاد ہے مولیٰ فریاد

نفسیاتی اَمراض

جس نے یہ دیے کون تھا ایسا فیاض
کھلتا ہی نہیں، کون تھا ایسا مُرتاض
ہیں زندہ ہنوز ایسے ہزاروں انسان
لاحق جن کو ہیں نفسیاتی امراض

مُرتاض : ریاضت کرنے والا

آن دبوچا

نازل ہوا یہ ، ۸ بجے ہی دن کو
دیکھا نہ کسی کے بھی تو سال و سن کو
آرام سے تھے اپنے گھروں میں لاکھوں
جب زلزلے نے آن دبوچا اِن کو

سُہاگ لُٹ گیا

یہ کُشتۂ زندگی ہے کس منزل میں
کیا زندہ ہے یہ جہانِ آب و گل میں
اِس زلزلے نے لوُٹ لیا جس کا سہاگ
جھانکو جھانکو تو اس دلہن کے دل میں

پامال ہوئے

نیلم، کاغان، باغ پامال ہوئے
اک آن میں، باغ و راغ پامال ہوئے
لاکھوں ہوئے زلزلے سے راغبؔ معذور
لاکھوں کے دل و دماغ پامال ہوئے

❁❁❁

۱ پہاڑ کے نیچے کا میدان - سبزہ زار

نقطہ انجماد سے نیچے

کس حال میں ہوں گے وہاں، بُوڑھے، بچے
کیا اُن کے بدن پہ گرم کپڑے ہوں گے
آیا جہاں زلزلہ ، وہاں ٹمپریچر
ہے نُقطۂ اِنجماد سے بھی نیچے

❖

یہ شہر

اِس راز سے شاید یہ نہیں ہے آگاہ
اک دن کہیں آجائے نہ زد میں ناگاہ
یہ شہرِ حسیں، زلزلے کے زون[1] میں ہے
کہتے ہیں کراچی جسے میرے اللہ

❖❖❖

[1] Zone

عَدُوئے دل و جاں

ہر ملک میں زلزلہ کم و بیش آیا
بن کر یہ عَدوئے دل و جاں پیش آیا
پیوندِ زمیں ہو گئے لاکھوں انسان
جب، قہرِ زمیں بن کے ستم کیش آیا

دُعا اور شکر

حق میں ترے، زلزلے ! دُعا کرتے ہیں
اچھا کرتے ہیں ، یا بُرا کرتے ہیں
مَلبا جب دیکھتے ہیں اپنے گھر کا
اللہ ! ترا شکر ادا کرتے ہیں

کیا؟

کیا زلزلہ سنگ سار ہو سکتا ہے
کیا زلزلے پر بھی وار ہو سکتا ہے
لاکھوں کو کیا شکار اِس ظالم نے
کیا زلزلہ بھی شکار ہو سکتا ہے

نہلے پر دہلا

کیا جانیے زلزلہ کب آیا پہلا
کیا جانیے انسان کا دل کب دھلا
دیکھی جس کی جھلک مری آنکھوں نے
یہ زلزلہ نہلے پہ تھا گویا دھلا

برف باری سے ہلاکت

کیا تا بہ فلک گئی تھی فریاد ان کی
کیا کی تھی رقم کسی نے رُوداد ان کی
بچے جو ہلاک ، برف باری سے ہوئے
اخبار[1] میں، ایک سو ہے، تعداد ان کی

❁❁❁

[1] روزنامہ ایکسپریس کراچی، ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء، پہلا صفحہ

دعائے مَغفِرت

ہے قُربِ خدا تو زندگی کا حاصل
ہر شخص کو ہونا ہے، بحق ہی واصل
جو زلزلے میں فوت ہوئے اُن کے لیے
ہم کیوں ہوں دعائے مغفرت سے غافل

تحقیقِ خلائی

کوئی بھی تو زلزلوں سے محفوظ نہیں
اَجرام فلک ہوں، کہ یہ آدم کی زمیں
تحقیقِ خلائی سے ہُوا ہے ثابت
یہ زِیٹ زَٹل نہیں، کریں آپ یقیں

❁❁❁

زلزلے کی تاریخ

جو باب ہو ، وہ صِدق مآب اِس کا ہو
اَلحق ہی سے آغازِ خطاب اِس کا ہو
تاریخ جو زلزلے کی لکّھی جائے
اللہ کے نام انتساب اِس کا ہو

بھُربھُری مٹی کے

تھے سر بہ سُجود زلزلے کے آگے
بے دام غلام ہوں یہ اس کے جیسے
اک پل میں کچھ اس طرح زمیں بوس ہوئے
گویا تھے پہاڑ ، بھربھری مٹی کے

ارشادِ خدا

ممکن نہیں ارشاد خدا کی تردید
وہ خواہ بشارت ہو کہ تنبیہ و وعید
اللہ نے زلزلے[1] کا بھی ذکر کیا
پڑھ کر دیکھیں تو آپ قرآنِ مجید

❁❁❁

پارہ نمبر۳۰، سورہ الزلزال

امداد و اِحتِساب

کھا جائیں نہ امداد کو جو ہیں بَٹ[1] مار
لٹکی رہے احتساب کی بھی تلوار
ہے صدر کی بے مثل دیانت داری
کیا سب کی دیانت کا یہی ہے معیار

❁❁❁

[1] ڈاکو

سن ۲ ہزار پانچ رخصت

ہو جا سن ۲ ہزار پانچ اب رخصت
دیکھوں بارِ دگر نہ تیری صورت
دعوت، تو نے ہی، زلزلے کو دی تھی
اللہ تعالیٰ کی ہو تجھ پر رحمت

۳۱/دسمبر ۲۰۰۵ء

❁❁❁

و بشر هم بعذاب علیم (قرآن)

''آپؐ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیں۔''

یہ ایک خاص الخاص اندازِ طنز ہے۔ میری رباعی کا چوتھا مصرع طنزیہ ہے

جنوری کا پہلا ہفتہ

چاکِ دلِ صد پارہ ہے سینا مشکل
پیمانۂ صبر و ضبط پینا مشکل
ہے جنوری کا ہنوز ، پہلا ہفتہ
مرنا تو ہے سہل اور جینا مشکل

❁❁❁

راغبؔ مرادآبادی کی مطبوعہ کتب
اور منتظر اشاعت کتابیں

مطبوعہ کتب

۱۔ ساغر صد رنگ: ۱۹۴۴ء غزلوں کے سو منتخب اشعار
۲۔ عزم و ایثار: ۱۹۴۶ء، قومی و سیاسی منظومات
۳۔ ہمارا کشمیر: ۱۹۴۹ء، منظومات
۴۔ نذرِ شہدائے کربلا: ۱۹۵۵ء (سلام و رباعیات)
۵۔ ترغیب: ۱۹۶۸ء، تحدید آبادی کے موضوع پر مضامین
۶۔ تحریک: (تالیف) ۱۹۶۸ء، مسئلہ آبادی پر منظومات
۷۔ محنت کی ریت: (تالیف) ۱۹۷۳ء، منظومات
۸۔ ضیائے سخن: (تالیف) ۱۹۷۴ء
۹۔ سو نعتیہ اشعار: ۱۹۷۸ء ''مدحت خیر البشرؐ'' سے انتخاب
۱۰۔ مدحت خیر البشرؐ: ۱۹۷۹ء، میرزا غالب کی مقبول و منتخب غزلوں کی زمینوں میں نعتیں
۱۱۔ مدح رسولؐ: ۱۹۸۳ء، صنعت غیر منقوط میں نعتیں اور رباعیاں
۱۲۔ بحضور خاتم الأنبیا: ۱۹۸۶ء، سلام اور نعتیہ رباعیاں، تقریباً تین سو قرآنی حوالے درج ہیں۔
۱۳۔ مکالمات جوش و راغب: ۱۹۸۸ء، شائع کردہ جوش لٹریری سوسائٹی، کیلگری کینڈا
۱۴۔ کپاس کی اوٹائی کے متعلق ہدایات کی کتاب: ۱۹۵۳ء، یہ کتاب ڈیلٹا کونسل میسیس پی زرعی توسیعی سروس نے انگریزی میں شائع کی تھی۔ راغب صاحب نے اس کتاب کا اُردو میں ترجمہ کیا تھا اور ''پی آئی ڈی سی'' نے اسے شائع کیا تھا۔
۱۵۔ Ovation To China: ۱۹۸۸ء، چین پر رباعیات اور منظومات، ان کا منظوم ترجمہ انگریزی میں پروفیسر رفیق خاور نے اور چینی زبان میں جناب چانگ شی شیوان (انتخاب عالم) نے کیا تھا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن بھی چھپ چکا ہے۔

۱۶۔ رگ گفتار: ۱۹۸۹ء، غزلیات و رباعیات (اُردو و فارسی) ایک نعت اور چند رباعیات پنجابی کی بھی بطور نمونہ شامل کردی ہیں۔

۱۷۔ آزادی: رباعیاں، ۱۹۹۱ء ہر رباعی کی ردیف ''آزادی'' ہے۔

۱۸۔ تاریاں دی لو: ۱۹۹۲ء، پنجابی زبان میں راغب صاحب کا شعری مجموعہ۔تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی اور حتےٰ کہ مسلمہ اوزان و بحور میں رباعیات بھی کہہ دیں۔

۱۹۔ بدرالدجیٰ: ۱۹۹۲ء نعتیں

۲۰۔ جادۂ رحمت: سفرنامہ ارض حجاز مقدس (چارسو سے زائد رباعیات پر مشتمل مع قرآنی اور احادیث نبویؐ کے حوالوں کے)

۲۱۔ آیات واحادیث رباعی افروز: چھ سو آیات واحادیث کا رباعیات میں ترجمہ

۲۲۔ محمدؐ: (تالیف) قدیم وجدید شعراء کی ان نعتوں کا انتخاب جن کی ردیف ''محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ضخامت چارسو صفحات

۲۳۔ خطوطِ جوش ملیح آبادی

۲۴۔ نقوش امریکہ: تقریباً ۱۶۰ رباعیات جن کا انگریزی میں منظوم ترجمہ راغب صاحب کے نہایت ہی عزیز دوست، ماہرہفت السنہ جناب رفیق خاور مرحوم کے قلم کا مرہون منت ہے۔

۲۵۔ نیکیوں کا خزانہ: ناشر ہمدرد وقف پاکستان، کراچی

۲۶۔ امن وامان، قومی یکجہتی اور دہشت گردی

۲۷۔ الاسماء الحسنیٰ: رباعیات میں

۲۸۔ موت (تصنیف) پانچ سو بیالیس رباعیات

۲۹۔ ایک شخصیت ایک رباعی: تصنیف

۳۰۔ 11 طویل غزلیں، کسی غزل میں 50 شعر سے کم نہیں بعض میں زیادہ بھی ہیں۔

۳۱۔ نغمے پاکستان کے

۳۲۔ قہرِ زمیں (۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلے پر اوّلین تصنیف)

منتظر طباعت کتب

۱۔ ہنسا منع ہے : طنزیہ ومزاحیہ کلام

۲۔ فخر دو عالم ﷺ : رباعیاں

۳۔ اقوال ائمہ معصومین : رباعیات میں

۴۔ سدا بہار پھول : قومی وملی نظمیں

۵۔ دولت سرمد : رباعیات

۶۔ میرا بیٹا نفیس راغب مرحوم: تقریباً تین سو رباعیات موت کے موضوع پر

۷۔ نقوش رفتگاں : رباعیات وقطعات تاریخ وفات اکابر

۸۔ سخن مختصر: اُردو پنجابی اور فارسی میں تقریباً پونے دوسو ثلاثیاں ثلاثی کے مخترع حمایت علی شاعر ہیں۔ انتساب انہیں کے نام ہے

۹۔ Rubaiyat - A New Trial اِن رباعیات کا انگریزی میں منظوم ترجمہ بھی جناب رفیق خاور ہی نے کیا تھا۔

۱۰۔ گریٹر پنجاب

۱۱۔ خطوط مشاہیر بنام راغب : علامہ اقبال، مولوی صفی لکھنوی، نوح ناروی، سیماب اکبر آبادی، فراق کورکھپوری، یگانہ چنگیزی، نیاز فتح پوری، مولانا عبدالسلام ندوی، جوش ملیح آبادی، جگر مراد آبادی، احسان دانش، ڈاکٹر عندلیب شادانی، مولانا عبدالمجید سالک، مولانا غلام رسول مہر، پنڈت بشیشور پرشاد منور لکھنوی، پنڈت آنند نرائن مُلاّ، قدیر لکھنوی کے علاوہ اور متعدد اکابر شعر و ادب (ان خطوط کی کتابت ہونا باقی ہے) ان کے علاوہ متعدد دوسری کتابیں۔